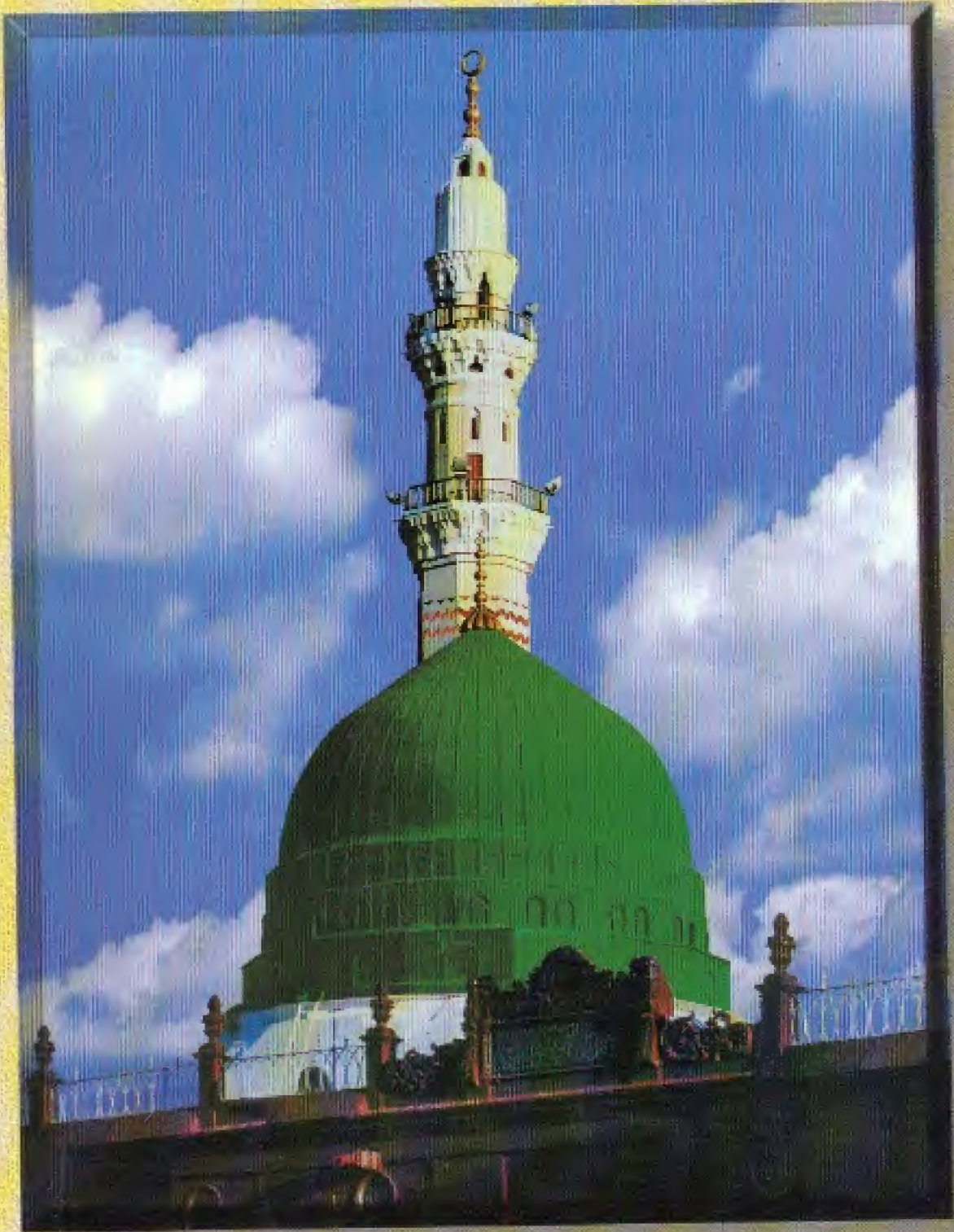


محبّت ہی محبّت



حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

۱

اللہ کی دُلا را اپنے پیارے پر؟

محبت ہی محبت

اور اس محبت کے حریص مومن کا مقام

اللہ کی دُلا ر اپنے پیارے پر

محبّت ہی محبّت

جو

قبول ہی قبول

اور

سُرور ہی سُرور ہے

جس پر

اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی رضا مندی، خوشنودی
اور داریں کی فلاح و سعادت اور سکونِ قلب حاصل ہوتا ہے

اہم عنوانات

- سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے۔
- بشریت
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب بھی ہیں اور محب بھی
- درود شریف اور دوسرے اعمال خیر کا فرق
- کثرتِ درود شریف

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵	سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے۔	۱
۶	کائنات میں پہلی تخلیق	۲
۷	کل کائنات کی وجہ تخلیق	۳
۸	بشریت	۴
۱۰	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔	۵
۱۱	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب ہیں محبت بھی ہیں۔	۶
۱۲	دو طرفہ محبت۔	۷
۱۲	محبت کی پہلی جہت اور درود شریف۔	۸
۱۵	محبت کی دوسری جہت اور درود شریف۔ (رسالہ کا مقصد اصلی)	۹
۱۸	کثرت درود شریف پر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی کا دوسرا سبب۔	۱۰
۱۹	ہدیہ کے لحاظ سے درود شریف اور بندوں کے دوسرے اعمال خیر کا فرق۔	۱۱
۲۰	سیلانیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کرنے کی صورت۔	۱۲
۲۲	درود شریف پڑھنے والے کی قابل رشک سعادت۔	۱۳
۲۲	کثرت درود شریف۔	۱۴
۲۵	جمعہ کے دن کثرت درود شریف۔	۱۵
۲۷	کثرت درود شریف سے متعلق علماء کرام کے چند اقوال۔	۱۶
۳۰	کثرت درود شریف سے متعلق چند حکایات	۱۷
۳۵	رسالہ ہذا کا دوسرا اہم مقصد۔	۱۸
۳۶	کثرت درود شریف نور قلب کا ذریعہ ہے۔	۱۹
۳۷	محبت والے عمل کے حریف مومن کا مقام۔	۲۰
۳۹	خلاصہ۔	۲۱
۴۰	دعوتِ عمل۔	۲۲
۴۲	رسالہ شفاء الاسقام فی الصلۃ والسلامہ	۲۳
۴۴	نعتیہ کلام۔	۲۴
۴۵	منتخب اشعار	۲۵
۴۷	غزل نعتیہ	۲۶
۴۸	نعتیہ اشعار	۲۷
۵۰	بشارت	۲۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيْمِ. حَامِدًا اَوْ مُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الْعَمَلَاتُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ
الْمَوْجُوْدَاتِ الَّذِيْ قَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اَدَمَ وَلَا تُخْفَرُ عَلٰى اِلٰهِ وَاَصْحَابِهِ
وَ اَتْبَاعِهِ اِنِّيْ يَوْمَ الْحَشْرِ

سب سے اول جس کا ظہور ہوا وہ محبت ہے

اگر محبت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اور اب بھی جو کچھ ہے، اس کی اصل محبت ہی ہے۔ کیونکہ حدیث پاک سے ثابت ہے کہ ساری مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ الیہ امتعا اس کے ساتھ کوئی چیز نہیں تھی اور وہ اب بھی ایسا ہی وحدہ لا شریک لہ ہے۔ البتہ اس کی صفات اور کمالات ہیں جو کہ اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کے مطابق ذات پاک سے الگ نہیں ہیں اور نہ ہی عین ذات ہیں۔ ان کمالات اور خوبیوں میں ایک خوبی حسن کی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے "اِنَّ اللّٰهَ جَبِيْلٌ" اور خوبی کا تقاضا ہوتا ہے کہ اس کا ظہور ہوا اور خوبی والے کی یہ چاہت ہوتی ہے کہ وہ خوبی ظاہر ہو۔ چنانچہ ایک اعلیٰ درجہ کا خوشنویس اپنے اندر خطاطی کی جو خوبی رکھتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ کہیں کچھ لکھ کر اپنی اس خوبی کو ظاہر کرے جب اپنا لکھا دیکھتا ہے، خوش ہوتا ہے۔ اس دیکھنے کے لئے کوئی آئینہ یا اپنی خوبی کا منظر بنانا ہے وہ منظر اس کی ذات میں کسی درجہ میں شریک نہیں ہوتا بلکہ اس منظر یا آئینہ کا وجود و ظہور اسی صاحب خوبی کا ایک کمال ہوتا ہے جس کی اپنے طور پر مستقل کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں اللہ پاک کے عطا کردہ نور فرست سے حضرات عارفین حدیث اِنَّ اللّٰهَ جَبِيْلٌ يُحِبُّ الْجِبَالَ سے محبت کا ظہور ثابت کرتے ہیں کہ ذات پاک بل شانہ جو منبع حسن و جمال اور جامع کمالات ہے اس کو اس کی چاہت ہوئی کہ اس کی صفات کمال و جمال اور اسرار جلالیہ و عالیہ کا ظہور ہو۔ ظہور کے لئے مظاہر بنائے۔ صفات و اسرار کا ظہور افعال سے متعلق ہے اس کے لئے مخلوق پیدا

فرمانی کرئس سے مختلف افعال صادر ہوں گے۔ یہ میری ذات و صفات کی معرفت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ عزوجل نے جو کمالات کا مخفی خزانہ ہے اس کی تفصیلی معرفت حاصل کرنے کے لئے اُس نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اصل یہ کہ ساری کائنات کا وجود اللہ پاک کی چاہت سے ہوا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمدی کو پیدا فرمایا۔

کائنات میں پہلی تخلیق (نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم)

عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (ذہبائے معنی) کہ نور الہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے، پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت تھی نہ دوزخ تھا اور نہ قرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اُس نور کے چار حصے کئے اور ایک حصہ سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ آگے طویل حدیث ہے۔

ف۔ اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باولیت تحقیق ثابت ہوا کیونکہ جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا ذکر آیا ہے اُن اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں مخصوص ہے۔
(نشر الطیب ص ۵)

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور وہ ان کے جد ماجد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

ف۔ اس حدیث میں کمی کی نفی ہے زیادتی کی نہیں۔ (نشر الطیب ص ۶)

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ فرماتے ہیں :-

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبوت کے احکام حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے سے جاری ہو چکے تھے اور آپ اسی وقت سے نبی تھے، بخلاف دوسرے انبیاء کے کہ ان کے لئے احکام نبوت کا اجراء ان کی بعثت کے بعد ہوا ہے۔ جیسا کہ مولانا جامی رحمہ اللہ نے بھی فرمایا کہ حضور طیبہ السلام

نشأه عنصر سے بھی پہلے سے نبی ہو چکے تھے۔ (العرف الشذی منکھ ابواب المناقب)
 حدیث ترمذی **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ أَنْفَكَ** پر حضرت رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بعض روایات میں **أَقَانُ**
الْمَخْلُوقَاتِ نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھی وارد ہے جس کو علامہ محدث قسطلانی شاح بخاری
 نے المواہب اللدنیہ میں بطریق حاکم روایت کیا ہے اور ترمذی حدیث ترمذی مذکورہ پر حدیث نور ہی کو ہے
 (العرف الشذی منکھ)

حضرت رحمہ اللہ نے اپنے قصیدہ مدروث عالم کو اس شعر سے شروع کیا ہے۔

تَعَالَى الَّذِي كَانَ وَكَمْ يَكُ مَا سَوَى
 وَأَوَّلَ مَا جَلَى الْعَمَاءَ بِمُصْطَفَى

(وہ بہت ہی عظیم اور برتر ذات ہے جو ازل سے ہے کہ اس کے سوا کچھ بھی نہ تھا اور اس نے
 سب سے پہلے عالم نابود کو سرور عالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ منور و روشن
 فرمایا ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری)

کُلُّ كَائِنَاتٍ كِي وَجِبِ تَخْلِيْقٍ حَبِيْبٍ اَصْلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت علامہ نور شاہ کشمیری قدس سرہ فرماتے ہیں:-

چونکہ مشہور عام حدیث **كُوِّدَ كَمَا خَلَقْتُ الْاَقْلَاكُ** ان الفاظ کے ساتھ صحیح نہیں ہے
 اس لئے دوسری روایات صحیح کی وجہ سے اس کا ضمنون درست قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضرت مجدد قدس سرہ
 نے بھی کتاب **الکتوب** ص ۴۴ میں **كُوِّدَ كَمَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ** و **كَمَا اَظْهَرَ الرَّبُّ نُبُوِيَّةَ** والی روایت
 درج فرمائی ہے اور اس کے حاشیہ میں دوسری درج ذیل روایات بھی نقل ہوئی ہیں: **كُوِّدَ كَمَا**
خَلَقْتُ الدُّنْيَا و **كُوِّدَ كَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ** (مسند الفردوس دہلی) **كُوِّدَ كَمَا خَلَقْتُ كَمَا خَلَقْتُ**
اَدَمَ و **كَمَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَكَرَا اَرْضًا** (المواہب) **كُوِّدَ كَمَا خَلَقْتُ كَمَا خَلَقْتُكَ** (حاکم) **خَلَقُوا كَمَا خَلَقْتُ**
مَّا خَلَقْتُ اَدَمَ وَكَرَا الْجَنَّةَ وَكَرَا النَّارَ (حاکم) (واقرا بسکی)

حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی "نشر الطیب" میں یہ بھی ہے کہ حضور علیہ السلام کا نام عرش پر آسمان وزمین
 وغیرہ کی تخلیق سے ۲۰ لاکھ سال قبل لکھا ہوا تھا۔ اور آپ نے ہی سے پہلے **اَكْسَمْتُ بِرَبِّكُمْ** کا جواب
 دیا تھا۔ اور خلق عالم سے مقصود بھی آپ ہی تھے حضرت مجدد رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ کو اپنی
 ربوبیت کا اظہار مقصود ہوا اس لئے حضور علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ (ملفوظات محدث کشمیری ص ۲۲)

حضرات ائمہ اسلام کو لاکھ لاکھ عکافت الالفاظ کا مضمون قرآن پاک سے بھی ثابت کرتے ہیں۔

الہی کس سے بیاں ہو سکے شت اس کی
کہ جس پہ ایسا تری ذات خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بتاتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زہنہار
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو بشری خصائص سے نوازا کہ عمل خیر نوحی
اور جملہ کمالات اور محاسن کا جامع بنایا۔ خدائی خصوصیات اُلُوہیت، ربوبیت، ہدایت، بیکتائی
اور کبریائی کے علاوہ جو صفات کمال کسی بشر کو عطا کی جا سکتیں، اُن سب کو جس جلالِ اطہر میں ودیعت
رکھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے کمالات اور حسن کا پورا مظہر بنا کر اپنا حبیب بنا لیا۔ حجۃ الاسلام بانی
دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

جہاں کے سائے کمالات آگ تجھ میں ہیں
تیرے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

بجز حزن رانی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال
بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عمار

تو آئینہ ہے کمالات کسبہ یائی کا
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار

اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تمام مخلوق کو اپنے اسماء و
صفات کی معرفت عطا فرمائی۔

بشریت | اوپر جو بشری خصائص کا ذکر آیا اس کے متعلق یہ ملحوظ ہے کہ بشریت میں انسانوں
کے ساتھ مماثلتِ جنسی ہے کہ آپ ملائکہ وغیرہ میں سے نہیں، بشر ہیں لیکن یہ
بشری خصائص عام انسانوں کی طرح سے نہیں بلکہ یہ ایسی خصوصیات ہیں کہ ان میں انسانوں میں
سے کوئی آپ کا ہمسرت نہیں۔ انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ جل شانہ کی طرف سے وحی آئی تھی
افضل الملائکہ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے خادم تھے، قاتل قوسین آپ کا مقام تھا۔ آپ
مجتبیٰ تھے، مصطفیٰ تھے، حبیبِ خدا تھے، محبوبِ خدا تھے۔ وغیرہ افضال کے حامل تھے۔ اور جسمانی
لحاظ سے بھی عام انسانوں کی طرح سے نہ تھے، جیسا کہ کہا گیا ہے۔

لَا تَمْسُحُهُمْ دُحْرُ الْبَشَرِ وَكَأَنَّهَا كَالْبَشَرِ
بَلْ هُوَ يَا قَوْمِئِذٍ وَالتَّاسِ كَالْحِجْرِ

بزرگوں نے لکھا ہے کہ جنسی مماثلت کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے برابر کا سمجھنا کفر ہے۔ چنانچہ روح مبارک سے متعلق تو اور پر گزر چکا، عجم مبارک کے لحاظ سے بھی آپ کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی گئی۔ آپ کی آنکھ مبارک کا یہ حال تھا کہ جیسا سامنے کی چیزیں دکھتی تھی، ایسے ہی پشت کی طرف سے بھی دکھتی تھی۔ جیسے اُجالے میں دکھتی تھی ایسے ہی اندھیرے میں دکھتی تھی، جیسے نزدیک سے دکھتی تھی اسی طرح دور سے بھی دکھتی تھی۔ اور پسینہ مبارک تمام عطروں سے زیادہ حطر تھا۔ اور جس راستہ سے گذر جاتے تھے وہ راستہ دلریا خوشبو کی وجہ سے بچا جاتا کہ یہاں سے آپ گذرے ہیں۔ آپ کی ہتیلی مبارک ریشم کی طرح ملائم تھی۔ جس سے مصافحہ فرماتے تھے، اس کے ہاتھ سے خود مشبو آتی تھی۔ آپ کا رعب ایک ماہ کی مسافت تک پہنچتا تھا۔ آپ کی زیارت کرنے والا اول و بلہ میں ہیبت میں آجاتا تھا اور پھر مانوس ہو کر لیا گیا رویدہ ہوتا کہ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ آپ اس کو محبوب ہو جاتے تھے۔ اور بعض خصوصی صحابہ رضی اللہ عنہم کو باوجود شوق کے کبھی آنکھ پھیر کر زیارت کرنے کی حیرت نہیں ہوئی۔ اسی طرح آپ خلق اور خلق میں ساری مخلوقات میں ممتاز تھے۔ حتیٰ کہ آپ کا بول و براز باعناق علماء پاک تھا۔ جس جگہ آپ فریخت حاصل کرتے زمین اس کو نیگل لیتی اور وہاں سے خوشبو آتی تھی۔ غرض ہر بات میں عام انسانوں سے امتیاز ہے۔ صرف بشریت میں جنسی اشتراک ہے۔ اور یہی اشتراک فضیلت کا باعث ہے کہ بشر ہونے کے باوجود مافوق البشر خصوصیات رکھتے ہیں ایسی طرح بشری جسم مبارک کے باوجود مجسمہ نور تھے۔ جس کی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا (جیسا کلام ربانی حضرت گنگوہی قدس سرہ کا بھی قول ہے) جدیدیت اور نبوت کے انعامات اور معجزات تو بے شمار ہیں جن کا کچھ ظہور دنیا میں ہوا، کچھ برزخ میں ہو رہا ہے اور جو یوم حشر میں شفاعت کبریٰ اور مقام محمود کی صورت میں نمایاں ہو گا۔ اس سے تمام انبیاء مستفید ہوں گے اور اولین و آخرین کو آپ کے اس اعزاز پر رشک ہو گا (تفصیل بشر الطیب وغیرہ میں موجود ہے) اور بعض چیزیں اس رسالہ کی مناسبت سے آگے آ رہی ہیں۔

اس زمانہ میں بھی بعض اوقات جن مقامات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت مبارکہ کبھی جلوہ افروز ہوتی ہے اور خواب یا مکاشفہ میں کوئی زیارت کرتا ہے تو اس جگہ سے حسی طور پر خوشبو اور انوار عام لوگ بھی محسوس کرتے ہیں۔

لیکن بعض عظیم مصالح کی بنا پر کچھ بشری عوارضات کو باقی رکھا گیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کو انسانوں کے لئے اسوہ بنانا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أَسْوَةٌ حَسَنَةٌ

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہیں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام سے خطا کا ارتکاب ہو گیا تو انہوں نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کیا اے پروردگار! میں آپ سے بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درخواست کرتا ہوں کہ میری مغفرت ہی کر دیجئے سو حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے آدم! تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا حالانکہ منور میں نے ان کو پیدا بھی نہیں کیا عرض کیا کہ اے رب میں نے اس طرح سے پہچانا کہ جب آپ مجھ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی (شرف دی ہوئی) رُوح میرے اندر چھوئی تو میں نے سر جو اٹھایا تو عرض کے پاپوں پر یہ لکھا ہوا دیکھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ سو میں نے معلوم کر لیا کہ آپ نے اپنے ہا پاک کے ساتھ ایسے ہی شخص کے نام کو ملایا ہوگا جو آپ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہوگا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تم سچے ہو، واقع میں وہ میرے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ میرے ہیں اور جب تم نے ان کے واسطے سے مجھ سے درخواست کی ہے تو میں نے تمہاری مغفرت کی۔ اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تم کو بھی پیدا نہ کرتا (روایت کیا اس کو یہ بتی کہ دلائل میں عبد الرحمن بن زید بن سلم کی روایت سے اور کہا کہ اس کے ساتھ عبد الرحمن متفرد ہیں۔ اور روایت کیا اس کو حاکم نے اور اس کی تصحیح کی اور طبرانی نے بھی اس کو ذکر کیا ہے اور اتنا اور زیادہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ تمہاری اولاد میں سب انبیاء سے آخری نبی ہیں۔) (نشر الطیب منہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر مومنین پر اس کا احسان جتلا یا تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا آپ کو مقام مہراج اور قرب خاص عطا فرمایا۔ بہت سی غیب کی باتوں پر آپ کو مطلع فرمایا۔ تمام اولاد آدم کا آپ کو سردار بنایا۔ ایک ابدی حجزہ قرآن عطا فرمایا۔ آپ کی غیبت شرافت کی وجہ سے آپ کا نام لے کر خطاب نہیں کیا۔ مومنین کو بھی آپ کا نام لے کر خطاب کرنے سے منع فرمایا۔ آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ اور قیامت میں ساقی کوثر، شافع محشر بنا کر مقام محمود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا۔ اپنی دائمی محبت و شفقت سے سرفراز فرمایا۔ مومنین کو بھی آپ سے محبت رکھنے، آپ کی اتباع کرنے اور ہر گز میں توقیر و احترام کے ساتھ پیش آنے کا امر فرمایا۔ اور اس میں ذرا سی کمی و کوتاہی نہ ہوگی۔ و عیدیں سنائیں حتیٰ کہ آپ کے افعال و عبادت کو عبادت قرار دیا۔ اور ان کی نقل کرنے والوں کے لئے اپنی

محبوبیت کی بشارت قرآن پاک میں سادہ اور آپ کے خلق عظیم کا اعلان فرما دیا جس کی کما حقہ تشریح سے عقلی انسانی اور قلم عاجز ہیں (کیونکہ یہ کلام الہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی لامحدود صفت ہے۔) تفصیل سیرت کی کتابوں میں ملاحظہ ہوں) اردو دان حضرات کے لئے "رحمت کائنات" تالیف حضرت مولانا قاضی زاہد الحسنی مدظلہ کا مطالعہ مفید ہے)

ایک حدیث پاک میں ایک موقع کی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو میں اللہ کا حبیب ہوں، اور علماء کے نزدیک حبیب اللہ کا لفظ محبت کے تمام پہلوؤں کو جامع ہے مندرجہ بالا حقائق کے نتائج سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق میں اولیت کا اور آپ کا مقصود تخلیق ہونا اور آپ کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہونا ثابت ہوا۔

فَهُوَ الَّذِي تَمَعَّنَا وَصَوَّرَنَا
ثُمَّ اصْطَفَا حَبِيبًا بَارِكُ اسْمُهُ
مَنْزَلًا عَنْ شَرِيكَ فِي تَحْسِينِهِ
فَجَوْهَرُ احْسَنِ فِيهِ عِلْمُ مَنْقَسَمٍ

پس آپ فضائل باطنی و ظاہری میں کمال کے
درجہ میں پہنچے ہوئے ہیں۔ پھر خداوند شانہ نے
جو خاق کائنات ہے آپ کو اپنا حبیب بنا لیا
آپ اس سے پاک ہیں کہ آپ کی خوبیوں میں اور
کوئی آپ کا شریک ہو۔ پس جو جہن جو آپ میں
پایا جاتا ہے وہ غیر منقسم اور غیر مشترک ہے
بلکہ مخصوص آپ ہی کے ساتھ ہے (عطر الورود)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسے محبوب ہیں ویسے ہی محب بھی ہیں

محبت کی دوسری جہت یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ سے محبت

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خالق و مخلص جل شانہ سے عشق و محبت میں بھی یکساں ہیں اور مخلوق میں آپ کا کوئی ہمنوی نہیں۔ چنانچہ مومنین کے لئے مخلوق اللہ پاک کا ارشاد ہے۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ اٰوِاٰیمان والوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ قوی محبت ہے یعنی ہر مومن میں اللہ تعالیٰ کا عشق ہے۔ گویا ایمان کے لئے محبت لازم ہے۔ اور تمام مومنین کا نور ایمانی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے آفتاب کی ایک شعاع ہے۔ چنانچہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں سورہ احزاب کی آیت ملاحظہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

”جس طرح سارا عالم آفتاب سے روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ قلب سے منور ہوتے ہیں۔
اور تفسیر عثمانی میں مذکور ہے کہ "مومن کا ایمان اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک شمع ہے اس نورِ
اعظم کی جو آفتابِ نبوت سے پھیلتا ہے۔"

اور گذشتہ اوراق میں بیان ہو چکا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک بعثت سے لاکھوں
سال قبل تنہا اللہ تعالیٰ کے سامنے رہا۔ اس لئے آپ کو ساری مخلوق سے زیادہ معرفت حاصل ہوئی چنانچہ
روح مبارک نے سب سے پہلے "اَلَمْ تَبْرَأْنِيْ" کا جواب دیا۔ اور بقدر معرفت، عبادت، خشیت اور محبت
میں بھی آپ کو سب سے بڑا درجہ حاصل ہوا۔ جیسا کہ آپ نے ایک موقع پر اپنا حبیب اللہ ہونے کا اظہار فرمایا
اسی طرح ایک موقع کی مناسبت سے اپنا عرف الناس ہونے کا اظہار فرمایا۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ
آپ اپنے مالک و خالق کے عشق میں سب سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ اس میں بھی کوئی آپ کا ہمسر نہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۵

دو طرفہ محبت

خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب

خدا ہے آپ کا عاشق، تم اس کے عاشق زار

خدا ترا، تو جہاں کا ہے واجب الطاعت

جہاں کو تجھ سے، تجھے اپنے حق سے، سرکار

دارِ قصیدہ بہاریہ

اور حضرت نانوتوی کے مرشد شیخ العرب العجمیہ الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں ۶

خدا عاشق تمہارا اور ہر محبوب تم اس کے ہے ایسا سرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ

محمد از تو میخوایم خدا را
خدا یا از تو حبیبِ مُصطفیٰ را

محبت کی پہلی جہت اور درود شریف

اللہ تعالیٰ کو جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اس کے اظہار میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ عَمِلَ مِنَّا سَلَامًا يُصَلِّ عَلَىٰ نَبِيِّنَا يَكُ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا صَلَّوْا عَلَيْهِمْ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اس آیت شریف میں مومنین کو درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر خود درود بھیجنے کا ذکر فرمایا جس کے تعلق مفسرین لکھتے ہیں کہ:-

یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتے ہیں اور آپ کے ذکر کو بلند کیا ہے اور اپنا مقرب بنا لیا ہے۔ یہ تعریف کرنا اللہ جل شانہ کی رضا، اعانت، توفیق اور آپ کے ہر عمل کے درست و صواب ہونے کی دلیل ہے۔

بعض علمائے لکھا ہے کہ صلوة علی النبی کا مطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا و تعظیم رحمت و عطا و شفقت کے ساتھ ہے۔ اللہ جل شانہ آپ پر صلوة بھیجتے ہیں۔ یعنی رحمت و شفقت کے ساتھ آپ کی ثنا و اعزاز والا کم کرتے ہیں۔ جس کو زبان عشق میں کہا گیا ہے ”اللہ کی دلار اپنے پیارے پر“ بعض علمائے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے اور وہ مقام شفاعت ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں پر ظاہر کیا ہے کہ ان کے نزدیک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا اہمیت ہے اور کیا شان ہے کہ اللہ جل شانہ اور ملائکہ مقربین ملا علی میں آپ کی ثنا کر رہے ہیں پھر ملا سفلی میں اسی درود کا حکم فرمادیا تاکہ عالم علوی سے عالم سفلی تک ہر جگہ آپ کی تعریف اور ثنا کو سچ اُٹھے اور زمین و آسمان کے درمیان ساری فصحا و جموہیت اور رفعت شان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے مطہر اور منور ہو جائے۔

بعض علمائے فرماتے ہیں کہ درود شریف کا حکم دینے سے پہلے اس شاندار تہمید کا مقصد یہ ہے کہ مومنین یہ جان لیں کہ کائنات کی ہر چیز تو اللہ تعالیٰ کی پاکی اور تعریف بیان کرتی ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔
وَلَا تَرَىٰ شَيْئًا إِلَّا كَيْسَ لِي بِمُحَمَّدٍ ۚ (داسراہ) لیکن اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ثنا کرتا اور رحمت خاصہ مسلسل بھیجتا ہے اور فرشتے بھی ہر وقت اس کی دُعا میں

مشغول رہتے ہیں۔ اہل محبت اس کو اللہ تعالیٰ کا اپنا وظیفہ کہتے ہیں۔ اسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ اور آپ کی محبوبیت عند اللہ ظاہر ہوتی ہے۔

کس کی طاقت ہے کہ مدحت میں زباں کھول سکے

جب خدا آپ ہو قرآن میں شانہ خرواں اُن کا

حضرت نانو تومی رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں

خدا کے طالب دیدار حضرت مولیٰ تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار

کہاں بلند می طور اور کہاں تری کراچ کہیں ہوئے ہیں زمیں آسمان بھی ہموار

جمال کو ترے کب نیچے حسن یوسف کا وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار

راہ جمال پہ تیرے حجاب بشریت نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے خبر ستار

علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ اعزاز و اکرام جو اللہ جل شانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے

اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں سے سجدہ کر کے عطا فرمایا تھا

اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں اللہ جل شانہ خود بھی شریک ہیں بخلاف

حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا ہے

عقل دور اندیش میں میلان نہ کہ تشریف نہیں بیچ دیں پروردار بدو بیچ بیخبر نیافت

ہ ۱۰ یُصَلِّ عَلَیْہِ اللّٰہُ جَلَّ جَلَّالُہٗ بِہَذَا اَبَدًا لِّعَالَمِیْنَ کَمَآ لَہٗ

(ماخوذ از فضائل درو شریف مغوی)

اس آیت شریفہ میں مومنین کو جو درود شریف پڑھنے کا حکم ہے اس کے عظیم فضائل کی احادیث

تو عام طور سے بہت مشہور ہیں، اُن میں سے کچھ ہم محبت کی دوسری بہت کے لحاظ سے زود شریف

کی اہمیت میں بیان کریں گے۔

يَا مَرْحُومًا صَلَّى وَسَلَّمَ عَلَىٰ آسَمَاءَ اَبَدًا

عَلَىٰ حَبِيبِكَ خَيْرًا لِّلْخَلْقِ كُلِّہِم

محبت کی دوسری بہت اور درود شریف

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف کی تاکیدیں اور فضائل بیان فرمائے ہیں اور اس پر بشارتیں اور خوشی کا اظہار فرمایا ہے اور کمی پر نالاہنگی اور وعیدیں سنائی ہیں۔ اس سب کی وجہ بھی محبت کی دوسری بہت ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت۔ اور یہی مضمون اس رسالہ کا مقصد اصلی ہے۔

درود شریف پڑھنے پر چند بشارتیں | حضرت ابولطیف انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہی بشارت شریف لائے چہرہ انور پر لاشائست کے اثرات تھے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے چہرہ انور پر آج بہت ہی بشارت ظاہر ہو رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے میرے پاس میرے رب کا پیام آیا ہے جس میں اللہ جل شانہ نے یوں فرمایا ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور دس سُنات اس کے مائیں گے اور دس درجے اس کے بلند کر دیں گے۔

ایک روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ تیری امت میں سے جو شخص ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا۔ اور جو مجھ پر ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔

ایک اور روایت میں اسی قصہ میں ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور خوشی سے بہت ہی چمک رہا تھا اور خوشی کے انوار چہرہ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرہ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی تو پہلے محسوس نہیں ہوتی تھی حضور نے فرمایا مجھے کیوں نہ خوشی ہو، ابھی جبرئیل میرے پاس سے گئے ہیں اور وہ یوں کہتے تھے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک دفعہ مجھ پر درود پڑھے گا اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھیں گے اور دس گناہ معاف فرمائیں گے اور دس درجے بلند کر دیں گے اور ایک فرشتہ اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبرئیل نے کہا اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ کو قیامت تک کے لئے مقرر کر دیا ہے کہ

جو آپ پر درود بھیجے وہ اس کے لئے **وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ كِي دُعَا كَرِيءٍ**۔ (گذائی الترغیب)
 اسی طرح اور بھی فضائل اور بشارتیں احادیث میں آئی ہیں۔ مثلاً ایک مرتبہ درود پڑھنے سے
 پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، دس درجے بلند ہوتے ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں تاہم
 اعمال میں مزید دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے
 فرشتے درود شریف پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام لے کر درود کو بطور ہدیہ حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اور آپ اس درود پڑھنے والے کے لئے دعا و استغفار فرماتے
 ہیں اور یہ درود اپنے پڑھنے والے کے لئے اس کے مرنے سے پہلے ہی اس کی قبر میں راحت کا سامان
 بنتا ہے۔

اسی طرح درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں بھی بڑی سخت ہیں۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ان
 وعیدوں کو جو جرمی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وارد ہوئی
 ہیں، مختصر الفاظ میں جمع کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسے شخص پر ہلاکت کی بددعا ہے اور شقاوت
 کے حاصل ہونے کی خبر ہے۔ نیز جنت کا راستہ محمول جانے اور جہنم میں داخل ہونے کی اور یہ کہ
 وہ شخص ظالم ہے اور یہ کہ وہ شخص سب سے بڑا بخیل ہے وغیرہ وغیرہ۔

درود و سلام کے بے شمار فضائل صحیح احادیث میں وارد ہیں۔ اس رسالہ کا موضوع صرف
 فضائل کا بیان نہیں، بلکہ درود شریف کو محبت کی سب سے اہم کڑی اور وسیلہ ہونے کو بیان کرنا
 ہے۔ فضائل کے لئے حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کا رسالہ فضائل درود شریف کو بہت قبول عام
 ہے۔ اور دیگر عربی اردو میں علماء اہل سنت کے رسائل بے شمار ہیں۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مذکورہ بشارتوں پر خوشی اور درود شریف میں
 مستحبی کرنے والے اہل ایمان پر ناراضگی کا سبب اللہ تعالیٰ کا عشق ہے کہ محبوب سے جو چیز متعلق ہو
 عاشق کو اس سے محبت ہوتی ہے۔ اللہ پاک کی مخلوق جس کو خیال اللہ کیا گیا ہے، اس کی مہتری اور
 نفع اور ہدایت خود اللہ پاک کو بھی محبوب ہے۔ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محبوب ہے، چنانچہ
 ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ
 عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا رَءُفٌ رَّحِيمٌ

لے لوگو! تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر شریف لائے
 ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں۔ جن کو تمہاری محنت
 کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت
 کے نہایت خواہشمند رہتے ہیں۔ یہ حالت تو سب

کے ساتھ ہے بالخصوص ایمانداروں کے ساتھ بیٹے
ہی شفیق اور مہربان ہیں۔

اور ارشاد ہے :-

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ مُّقْتَدِرٌ غَلِيظٌ
لَّانَ كَمْ يَوْمٍ مِّنْهُمَا إِهْلَاكُ أَهْلِ الْأَرْضِ
اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور خوبیوں کا جابجا قرآن پاک میں ذکر فرمایا
خصوصاً قرآن کی آخری سورتوں میں تو زیادہ تر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور اپنے خصوصی
انعامات اور محبت اور شہادہ کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ "والصفا" میں ارشاد ہے۔

وَكَسُوفاً يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ
یعنی ابھی تو تیرا رب تجھ کو دنیا و آخرت میں

استعداد دیتا ہے اور تعین عطا فرمائے گا کہ تو پڑھی

طرح مطمئن اور راضی ہو جائے۔

حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہیں ہو گا جب تک
اس کی امت کا ایک آدمی بھی دوزخ میں رہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عارف باللہ حضرت مولانا سید پیر علی شاہ صاحب کوڑہ شریف قدس سرہ فرماتے ہیں :-

يُعْطِيكَ رَبُّكَ دَا س تَسَا
فَتَرْضَىٰ مَعِينٍ بَوْرِي اَس سَا سَا

لج پال کر لسی پاس اس اس
وَأَشْفَقَ كُنْشَقَمَ مَعِيحٍ طَرْمِيَا

امت پر شفقت کی قرآن وحدیث میں بہت سی روایات ہیں۔ مثلاً ساری ساری رات
جاگ کر امت کی معافی اور منظور لی لینا حتیٰ کہ حقوق العباد تک کی معافی کی صورت منوالینا وغیرہ
یہ سب امت کے نفع کی حوصلہ شکنی کا ایک اثر ہے۔ کیونکہ اللہ کی سچی محبت کے ساتھ دوسری کوئی
محبت جمع نہیں ہو سکتی۔ البتہ غیر اللہ کی محبت مستقل نہیں تابع ہی ہو سکتی ہے۔ لہذا جس عمل میں مخلوق کا
بیمہ فائدہ ہو، اللہ کی بھلائی اور نعم شنودی ہو تو اللہ کی محبت کی وجہ سے اس کی تاکید فرمانا ضرور
ہوا۔ اور وہ عمل درود شریف ہے۔

يَا مَنِّي صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ مِنْ أَيْدِي
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

کثرتِ درود شریف پر حبیبِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی اور سزاؤں کا دوسرا سبب
دینے لئے محبوب کی رضا اور قرب میں زیادتی کا تقاضا

یہ ایک لطیف نکتہ ہے جو مرتب رسالہ پر ایک انعام باری تعالیٰ ہے (وللہ الحمد والفضل) کہ درود
شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تاکیدی ارشادات اور انتہائی رضامندی و خوشنودی
کے اظہار کی وجہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کریم سے عشق و محبت ہی ہے۔ کیونکہ عشق
و محبت کا تقاضا زیادہ سے زیادہ رضا اور قرب کی زیادتی ہے۔ اور محبوب حقیقی کی رضا اور قرب و
رحمت اس کی لامحدود صفات ہیں۔ اس لئے حقیقی بھی حاصل ہو جائے، مزید کی طلب ہوتی ہے اور
اس طلب میں جو بھی کوئی امتی اپنے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانمندی کے اظہار میں اور محبت کے
تقاضے میں آپ کے لئے اور آپ کی آل و اولاد کے لئے اس قرب و رضامندی اور رحمت خاصہ
(جو کہ درود شریف کا حاصل ہے) کی دہا کرتا ہے تو مخلوق عظیم کے تقاضے کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
درود پڑھنے والے سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اس کے لئے دعا و استغفار فرماتے ہیں۔

اور ہماری دعا (یعنی درود) اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے احتیاج کی وجہ سے نہیں
کیونکہ اللہ کریم تو خود ہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل رحمتیں بھیج ہی رہا ہے لیکن اس کی رحمتوں کی
کوئی حد و نہایت نہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور محبت ہے کہ اس سبب درخواست پر یعنی درود
پر جو مزید رحمتیں نازل فرمائے وہ ہم عاجز و ناچیز بندوں کی طرف منسوب کر دی جائیں گویا ہم نے
بھیجی ہیں۔ یہ ایسا ہے کہ جب کوئی حقیر مسکین اپنے کسی محسن اور سخی کی تعریف کرتا ہے، اس کو دعا دیتا
ہے۔ تو اگرچہ اس حقیر فقیر کی تعریف اور دعا کی کوئی حیثیت نہ ہو، پھر بھی وہ محسن یہ دعائیں سن کر خوش
ہوتا ہے۔ اور یہاں تو چونکہ یہ درود مستجاب ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے
درجات مزید بلند کرتے ہیں، مزید رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ اور محبت کی وجہ سے کرم بالائے کرم یہ کلاس
کو بندوں کی طرف منسوب فرمادیتے ہیں۔ گویا ہم نے ہدیہ پیش کیا ہے۔ اس لئے درود بھیجنے والے
سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا ظاہر ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں:-

”اللہ سے رحمت مانگنی اپنے پیغمبر پر اور ان کے ساتھ ان کے گھرانہ پر بڑی قبولیت رکھتی ہے۔ ان

پران کے لائق رحمت اترتی ہے۔ اور ایک دفعہ مانگنے سے دس رحمتیں اترتی ہیں مانگنے والے پر۔
اب جس کا جتنا جی چاہے، اتنا حاصل کر لے۔ (فضائل درود شریف)
غرض درود شریف ہر طرح سے اللہ جل شانہ کی محبت ہی محبت ہے۔

يَا مَرْيَمُ صَلِّ عَلَىٰ سَلَمَةٍ مِّنْ آتِنَاكِ آيَاتِنَا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

ہدیہ کے لحاظ سے درود شریف اور بندوں کے دوسرے اعمال خیر کا فرق

امت کو سارا دین چو کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی ملا ہے اس لئے امتیوں کے جانی و مالی نیک اعمال کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچتا ہے۔ بغیر اس کے کہ عامل کے ثواب میں کمی آئے لیکن خصوصی طور پر کوئی عمل مثلاً کلمہ طیبہ، تلاوت، جہاد یا مالی عبادات کا ثواب نیت کر کے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کیا جائے تو یہ بات بہت عمدہ اور پریشاخ اور صلحی ارامت کا معمول ہے لیکن ہسم گنا ہوں سے آلودہ اور مجموعہ رذائل ہیں۔ ہمارے ناقص اعمال میں نفس کی آمیزش ہو جاتی ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے فعل اور عدل کے تحت ردا و قبول کے درمیان ہوتے ہیں جس عمل کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے اس کا ثواب ملتا ہے ورنہ تو ہمارے بہت سے نیک اعمال قابل سزا ہوتے ہیں۔ بلکہ شاخ تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ بندہ گناہ کر کے حلیم خداوندی کا اتنا محتاج نہیں جتنا نیک اعمال کر کے اللہ تعالیٰ کے حلیم کا محتاج ہے۔ کیونکہ جب کسی شریف انسان سے گناہ سزا ہو جاتا ہے تو اس کو ندامت اور شرمندگی خود ہوتی ہے اور وہ خاص طور سے تو یہ بھی کرتا ہے لیکن نیک اعمال میں بسا اوقات ریا، تکبر، عجب، خود پسندی وغیرہ رذائل شامل ہو جاتے ہیں اور ان مخفی خرابیوں کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ اور درود شریف میں تو اپنے عمل کے عجز کا اظہار ہے کہ تم اس پاک بارگاہ کے لائق درود بھیج ہی نہیں سکتے بلکہ اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے بھی ہی اپنے محبوب پر درود بھیجے۔ یہ درخواست کرنا اللہ پاک کو بہت پسند ہے۔ بلکہ اس درخواست کا بندوں کو حکم دیا ہے جیسا کہ درود شریف کے فضائل سے ظاہر ہے۔ اور یہ درود شریف اپنے مطالب کے لحاظ سے بندوں پر دائمی فرض کیا گیا ہے۔ وہ مطالب ایمان کے لئے لازمی ہیں۔ ان وجوہ کی بنا پر علماء فرماتے ہیں کہ درود شریف ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے۔

أَدْوَرُ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
فَقَبُولُهَا حَتْمٌ مُبْدُونٌ تَرُدُّمْ
بخیر کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ ہی درود پڑھتے
رہا کرو کہ جو کون اس کی مقبولیت شک و شبہ سے
بالاتر اور یقینی ہے۔

أَعْمَالُ تَابِيَنَ الْقُبُولِ وَسَرِّهَا
رَأَى الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
ہمارے دوسرے اعمال تو رد و قبول کے
درمیان دائر ہیں۔ کچھ قبول بھی ہوتے ہیں
کچھ رد بھی ہو جاتے ہیں، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم پر درود کہ یہ ہمیشہ قبول ہی ہوتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيَّ
وَعَلَىٰ آلِيَّ وَأَهْلِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرٌ لِّخَلْقِكَ كُلِّهِمْ

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان کے رتبہ کے لائق تحفہ پیش کرنے کی صورت

ہمارا یہ درخواست کرنا اللہ جل شانہ سے کہ تو اپنی رحمت خاص نازل کر یہ اس سے بہت ہی زیادہ
اوپنچا ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔
علامہ سخاوی رحمہ اللہ قول بدیع میں تحریر فرماتے ہیں:-

دَفَانُهُ هِمَّةٌ أَمِيرٌ مِصْطَفَى تَرْكُمَانِي حَسَنِي كِتَابِي لِكَمَا هِيَ كَأَنَّ رِيءَ كَمَا هَلْجَانِي كَأَنَّ رِيءَ كَمَا هَلْجَانِي
ہے کہ اللہ نے ہمیں درود کا حکم فرمایا ہے اور ہم یوں کہہ کر کہ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَٰلِهِ وَاللَّهُ جَلَّ شَانُهُ**
سے اگلا سوال کریں کہ وہ درود بھیجے۔ یعنی نماز میں ہم **صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَيْ جَلَّ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ**
پڑھیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات میں کوئی عیب نہیں۔ اور ہم
سراپا عیوب و نقائص ہیں۔ پس جس شخص میں بہت عیب ہوں وہ ایسے شخص کی کیا نشا کرے جو پاک
ہے اس لئے ہم اللہ ہی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة بھیجے تاکہ رتبہ
طاہر کی طرف سے نبی طاہر پر صلوة ہو۔

ایسے ہی علامہ نیشاپوری سے بھی نقل ہے کہ ان کی کتاب لطائف وحکم میں لکھا ہے کہ وہی کو
نماز میں صلواتی علی محمدی نہ پڑھنا چاہیے۔ اس واسطے کہ بندہ کا مرتبہ اس سے قاصر ہے اس لئے
اپنے رب ہی سے سوال کرے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة بھیجے۔ تو اس صورت میں رحمت بھیجنے
والا نوعیت میں اللہ جل شانہ ہی ہے اور ہماری طرف اس کی نسبت مجازاً بحیثیت دعا کے ہے۔
ابن ابی جملہ نے بھی اسی قسم کی بات فرمائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب اللہ جل شانہ نے ہمیں درود کا

حکم فرمایا۔ اور بہادر درود حق واجب تک نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ ہی سے درخواست کی کہ وہی تریا دہ واقف ہے اس بات سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زہر کے موافق کیا چیز ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری جگہ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یا اللہ میں آپ کی تعریف کرتے سے قاصر ہوں، آپ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے اپنی خود ثنا فرمائی ہے۔

حافظ عمر الدین بن عبد السلام کہتے ہیں کہ بہا لادرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش نہیں ہے اس لئے کہ ہم جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سفارش کیا کر سکتا ہے لیکن بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہیں محسن کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی محسن اعظم نہیں۔ ہم چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کے بدلہ سے عاجز تھے اللہ جل شانہ نے بہا لادرو انکسار دیکھ کر ہم کو اس کی مکافات کا طریقہ بتایا کہ درود پڑھا جائے اور چونکہ ہم اس سے بھی عاجز تھے اس لئے ہم نے اللہ جل شانہ سے درخواست کی کہ تو اپنی شان کے موافق مکافات فرما۔

ف۔ درود شریف جو صورتہ مؤمنین کی بدیہ کا نشا اظہار محبت ہے نہ کہ ضرورت کی بنا پر کسی کی خدمت کرنا۔ جو درود شریف مرفوع حدیثوں میں آئے ہیں ان میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درود

کے ساتھ آل کا ذکر ہے یا ازواج مطہرات اور ذریت کا ذکر ہے۔ خلفاء راشدین کا ذکر نہیں ہے حالانکہ بالاتفاق حضرات شیخین رضی اللہ عنہما امت میں سب افضل ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ الوریث رحمہ اللہ نے اسقر سے یہ سوال کیا کہ ان کے نام کیوں نہیں آئے؟ بندہ نے جواب عرض کیا جسے حضرت نے پسند فرمایا۔ وہ جواب یہ ہے کہ درود شریف کی حیثیت بطور بدیہ کے ہے جس کے لئے ذاتی تعلق والوں کو مقدم کیا جاتا ہے جیسا کہ آپ جب مٹھائی اور کپڑے میں سے کوئی چیز تقسیم کرتے ہیں تو ہم حاضر باش خدام کو مقدم کرتے ہیں۔ اور کوئی عمدہ یا خدمت سپرد کرتے ہیں مثلاً خلافت توالیبت کا لحاظ فرماتے ہیں۔ ہم نے ایسے آدمی کو بھی خلافت دیتے دیکھا جس کا نام بھی حضرت کو پہلے معلوم نہ تھا کہ کوئی تعلق۔ دیگر مشائخ خصوصاً مید صاحب کا نام ہے کہ بعض اہل حضرات کو پہلی ہی ملاقات میں اجازت مرحمت فرمادیتے تھے۔ لہذا مؤمنین کے درود شریف کا مطلب اظہار محبت ہے جس کے ثمرات اتباع اور کثرت ذکر خیر ہے۔ اور محبت کی کمی پر ایمان کی تقویٰ آئی ہے۔ لہذا یہ بدیہ ہر وقت کا فریضہ ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَأْمُرَ بِالْحَقِّ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْبَاطِلِ

لَا يَوْمِيْنَ وَالِدِيَّ وَوَالِدِيَّ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ - قاضی ابوبکر بن بکیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر فرض کیا ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور اس کے لئے کوئی وقت متعین نہیں کیا۔ اس لئے ضروری ہے کہ آدمی درود و سلام کی کثرت کرے اور اس سے غافل نہ ہو۔ (دشغار)

درود شریف پڑھنے والے کی قابل رشک سعادت

گذشتہ اوراق میں مذکورہ مضامین سے واضح ہو گیا کہ درود شریف پڑھنے والے کو خالق کائنات جل شانہ اور اس کے حبیب سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رضا اور خوشنومی اور رحمتیں اور توجہات اور عنایتیں نصیب ہوتی ہیں۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کا یاد فرمانا اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا یاد فرمانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے لئے دعا و استغفار فرمانا (جو یقیناً قبول ہے) وغیرہ قابل رشک عظیم سعادتوں کا حصول ہوتا ہے۔ درود شریف پڑھنے سے پہلے اور بعد ان وجداً فرین بشارتوں کو سوچ کر شکر کی کیفیت میں ڈوب جائے کہ اس وقت مجھ پر اللہ کریم کا کتنا عظیم فضل ہے اور اس عمل میں دنیا و آخرت کی نعمتوں کا حصول ہے۔ یہ سوچے اور اس عمل کا حریص ہو جائے اور دوسرے اعمال پر اس کو ترجیح دے اور اس کی بہت کثرت کرے۔ گذشتہ اوراق میں تو نفس درود شریف سے متعلق چند فضائل بیان ہوئے۔ یہاں ہم کثرت درود شریف سے متعلق چند روایات، علماء کے اقوال اور چند قصے نقل کرتے ہیں۔

کثرت درود شریف

قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی قرب اور شفاعت

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا آدَى النَّاسِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ
أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَواتِ رِوَاہِ التِّرْمِذِيِّ مِنْ
حِانِ فِي مِجْمَعٍ وَبِطِ السَّخَاوِي فِي التَّوَلِي السَّلِيحِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلا شک قیامت میں لوگوں میں سے سب سے زیادہ بھروسے سے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔

الکلام علی تخریجہ

ف۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدریح بن الذرّاء النظم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والے کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہونگے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی یارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر مروج پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ نیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ قبر میں ابتداء تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یارشاد نقل کیا ہے کہ جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے۔ اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا، میں اُس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔

قیامت کے دن نور اور عرش کا سایہ نصیب ہونا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پلصراط کے اندھیرے میں نور ہے۔ اور جو یہ چاہے کہ اس کے اعمال بہت بڑی ترازو میں ٹھیس، اس کو چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرے۔

ایک اور حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہولوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو۔

زاد السعید میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مہیبت زدہ کی مہیبت ہٹائے۔ دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

ایک اور حدیث میں علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یارشاد نقل کیا ہے کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے

کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

دنیا و آخرت کے تمام مسائل کا حل

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَواتٍ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ قُلْتُ مِائَةَ الرَّبِيعِ قَالَ مَا شِئْتُمْ فَإِنْ زِدْتَهُمْ وَخَيْرٌ لَكَ قُلْتُ الْبَيْضُ قَالَ مَا شِئْتُمْ فَإِنْ زِدْتَهُمْ وَخَيْرٌ لَكَ، وَشِئْتُمْ قَالَ الْخُلْفَاءُ قَالَ مَا شِئْتُمْ فَإِنْ زِدْتَهُمْ وَخَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَواتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا أَكْفَى هَبْكَ وَيَكْفُرْ لَكَ ذَنْبَكَ۔

رواہ الترمذی۔ زاد المعاد فی الترغیب
احمد والحاکم وقال صحیحہ وسط السخاوی فی
تخریجہما

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات و دعائیں سے کتنی مقرر کروں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنا تیرا ہی چاہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک سو عتائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھائے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا کہ نصف کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھائے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو دو تہائی کروں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھائے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! پھر میں اپنے سال کے وقت کو آپ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سال کے حکم کی کفایت کی جائیگی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دئے جائیں گے۔

ف۔ مطلب تو واضح ہے وہ یہ کہ میں نے کچھ وقت اپنے لئے دعاؤں کا مقرر کر رکھا ہے اور چاہتا ہوں کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کروں۔ تو اپنے اس معین وقت میں سے درود شریف کے لئے کتنا وقت تجویز کروں۔ مثلاً میں نے اپنے اور دو وظائف کے لئے دو گھنٹے مقرر کر

رکھے ہیں تو اس میں سے کتنا وقت درود شریف کے لئے تجویز کروں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنے سالے وقت کو آپ پر درود کے لئے مختص کر دوں تو کیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسی صورت میں حق تعالیٰ شانہ تیرے دنیا اور آخرت کے سالے فکروں کی کفایت فرمائے گا۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسی قسم کا مضمون نقل کیا ہے۔ اس میں کوئی اشکال نہیں کہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس قسم کی درخواستیں کی ہوں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ درود شریف چونکہ اللہ کے ذکر پر اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم پر مشتمل ہے تو حقیقت میں یہ ایسا ہی ہے جیسا دوسری حدیث میں اللہ جل شانہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جس کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگے میں مانج بھی دو یعنی کثرت ذکر کی وجہ سے دعا کا وقت بے طے تو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ :-

”سبب اس کا یہ ہے کہ جب بندہ اپنی طلبِ رغبت کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیزوں کو مانگا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتا ہے اپنے مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہے اس کے سبب چھانٹ کی مَنْ كَانَ لِلَّهِ كَانَ اللَّهُ لَهُ یعنی جو اللہ کا روبرو مانتا ہے وہ کفایت کرتا ہے اس کو۔“

جمع کے دن کثرت درود شریف

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے پروردگار کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ لاکھوں اس میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فائز ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نحر من کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَا مِنْ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَتَابَهُ يَوْمَهُمْ تَشَهُودُهُمْ تَشَهُودًا وَابْنُ أَحَدًا لَنْ يَمْسُقَ عَلَى إِلَّا عُرْضَتْ عَلَى صَلَاتِهِمْ كَيْفَ يَفْرَمُ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَوَجَدَ الْمَوْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ

وَالشَّكْرُ

رواہ ابن ماجہ باسناد حیدر کذا فی الترغیب . زاد المسعودی فی آخر احادیث فضیحی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وبسط فی تخریجہ واخرج معناه عن عدة من الصحابة وقال القادری وله طرق كثيرة بالفاظ مختلفة)

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے یہ حدیث بہت سے طرق سے نقل کی ہے حضرت اوس رضی اللہ عنہ
 کے واسطے سے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تمہارے افضل ترین ایام میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن
 میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی۔ اسی دن میں نوحہ (پہلا صویر)
 اور اسی میں مسعقہ (دوسرا صویر) ہوگا۔ پس اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے
 کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارا درود
 آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو قبر میں، بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدن
 کو کھائے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ
 میرے اوپر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو
 پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے اوپر درود پڑھنے میں سب سے زیادہ ہوگا وہ مجھ سے (قیامت
 کے دن) سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ منون کہ کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوگا بہت سی احادیث میں آیا ہے۔

حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ
 ارشاد نقل کیا ہے کہ جمعہ کے دن میرے اوپر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ جو شخص مجھ
 کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ پر فوراً پیش ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ میرے اوپر
 روشن رات (یعنی جمعہ کی رات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے
 کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے تو میں تمہارے لئے دعا واستغفار کرتا ہوں۔ اسی طرح حضرت
 ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ، حضرت خالد بن محلان رحمہ اللہ وغیرہ سے حضور صلی اللہ علیہ
 وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

سیمان بن سحیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام

کرتے ہیں کیا آپ کو اس کا پتہ چلتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابراہیم بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے جب حج کیا اور مہینہ پاک حاضری ہوئی اور میں نے قبر اطہر کی طرف بڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو میں نے روضۃ اطہر سے دو علیک سلام کی آواز سنی۔

بلوغ المسرات میں حافظ ابن قیم سے نقل کیا گیا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف کی زیادہ فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت اطہر ساری مخلوق کی سردار ہے اس لئے اس دن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کے ساتھ ایک ایسی خصوصیت ہے جو اور دنوں کو نہیں۔ اولیٰ میں لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باپ کی پشت سے اپنی ماں کے پیٹ میں اسی دن تشریف لائے تھے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہے اور بن اوس، ابوامامہ، ابوالدرداء، ابوسعود، حضرت عمر، ان کے صاحبزادے عبداللہ وغیرہ حضرات رضی اللہ عنہم سے نقل کی گئی ہے۔ جن کی روایات علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے نقل کی ہیں۔

يَا سَيِّدِ صَلِّ وَسَلِّمْ لِمَنْ أَحَبَّ أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرًا لِمَنْ تَلَقَّى مِنْهُمْ

کثرتِ درود شریف کے متعلق علماء کرام کے چند اقوال

علامہ سخاوی رحمہ اللہ درود شریف سے متعلق مختلف روایتیں نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ان احادیث میں اس عبادت کی شرافت پر تین دلیل ہے کہ اللہ جل شانہ کا درود، درودِ پڑھنے والے پر المصاعف (یعنی دس گنا) ہوتا ہے اور اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ گناہوں کا گوارا ہوتا ہے، درجات بلند ہوتے ہیں۔ پس جتنا بھی ہو سکتا ہو، سید السادات اور معدن السعادات پر درود کی کثرت کیا کر۔ اس لئے کہ وہ وسیلہ ہے مسرات کے حصول کا اور ذریعہ ہے بہت ساری عطاؤں کا اور ذریعہ ہے معزات سے حفاظت کا اور تیرے لئے ہر اُس درود کے بدلہ میں جو پڑھے اس درود میں جبار الامین والسموات کی طرف سے اور درود ہے اس کے ملائکہ کرام کی طرف سے۔ وغیرہ وغیرہ ایک اور جگہ اقلیدشی کا یہ قول نقل کرتے ہیں:

"کوئی تیسرا وسیلہ زیادہ شفاعت والا ہو سکتا ہے اور کوئی نسا عمل زیادہ نفع والا ہو سکتا ہے۔

اس ذاتِ اقدس پر درود کے مقابلہ میں جس پر اللہ جل شانہ درود بھیجتے ہیں۔ اور اللہ جل شانہ نے اس کو

دنیا و آخرت میں اپنی قربت کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ یہ بہت بڑا نور ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھانا نہیں۔ یہ ولیا کر لام کا معراج و شام کا مستقل معمول رہا ہے۔ چنانچہ جہاں تک ہو سکے درود شریف پر جہاں تک کر۔ اس سے اپنی گمراہی سے نکل آئے گا اور تیرے اعمال صاف ستھرے ہو جائیں گے۔ تیری امیدیں برکتیں گی، تیرا قلب منور ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہوگی۔ قیامت کے سخت ترین دہشتناک دن میں امن نصیب ہوگا۔

ایک اور جگہ علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:-

جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمایا ہے اسی طرح تیرا درود ہونا چاہیے کہ اس سے تیرا مرتبہ بلند ہوگا۔ اور نہایت کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے اور اس کا بہت اہتمام اور مداومت چاہیے۔ اس لئے کہ کثرت درود و محبت کی علامات میں سے ہے **فَمَنْ أَحْبَبْتَنِي كَثُرَ هَوْنِي** ذکیر کا جس کو کسی سے محبت ہوتی ہے اس کا ذکر بہت کثرت سے کیا کرتا ہے، (ام مختصراً) امام سخاوی نے امام زین العابدین رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا اہل سنت ہونے کی علامت ہے۔ یعنی سنی ہونے کی۔

حضرت شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ حلا روافہم میں فرماتے ہیں:-

درود شریف بندے کی ہلاکت اور حیات قلبی کا سبب ہے۔ کیونکہ جتنا زیادہ درود شریف پڑھے گا اور جتنا زیادہ آپ کو یاد رکھتا رہے، آپ کی محبت بندے کے قلب پر غالب ہوتی جائے گی یہاں تک کہ آپ کے ادا کرنا قبول کرنے میں قلب کو کوئی معارضہ نہیں ہوگا۔ اور نہ آپ کی لائی ہوئی کسی چیز میں شک باقی رہے گا۔ بلکہ آپ کی شریعت قلب میں ایسی ہو جائے گی گویا لکھی ہوئی ہو جس کو ہر وقت پڑھتا ہے اور اس سے ہدایت و فلاح اور قسم قسم کے علوم کا اقتباس کرتا ہے۔ اور جتنی جتنی اس بارے میں بصیرت و قوت اور معرفت بڑھتی رہے گی، درود شریف کی کثرت میں بھی زیادتی ہوتی ہے گی۔

درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے و ام محبت اور اس میں غریب قی کا سبب ہے

اور یہ چیز ایمان کی کڑیوں میں سے ایسی کڑی ہے کہ جس کے بغیر ایمان پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ بندہ جتنا محبوب کے ذمہ کثرت کرے گا اور محبوب کو اپنے قلب میں مستحضر کرتا ہے گا۔ نیز محبوب کے محاسن اور وہ باتیں جو محبوب کی محبت پیدا کریں، ان کا احتضار کرتا ہے گا، اتنی ہی محبت بڑھتی رہے گی اور محبوب کی تڑپ اور شوق ترقی کرتا رہے گا۔ اور تمام قلب پر غالب ہو جائے گا۔ اور اگر محبوب کے

ذکر اور قلب میں محبوب کے محاسن کے احضار سے اعراض کرے گا تو محبت قلبی میں کمی ہو جائے گی۔ محبت کی آنکھوں کی ٹھنڈک روایت محبوب سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔ اور محبت کے قلب کی ٹھنڈک محبوب کے ذکر اور محبوب کے محاسن کے اظہار سے بڑھ کر اور کسی چیز میں نہیں۔ یہ چیز جب قلب میں قوت پکڑے گی تو محبت کی زبان پر محبوب کی مدح و ثنا اور محبوب کے محاسن کا ذکر خود ہی جاری ہو جائے گا۔ اور اس چیز میں کمی زیادتی محبت میں کمی زیادتی کے اعتبار سے ہوگی۔

درود شریف اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اللہ تعالیٰ کے شکر کو بھی شامل ہے۔ اور آپ کو نبوت فرما کر جو اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے، اس کی معرفت کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ذکر، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر اور اللہ تعالیٰ سے اس سوال پر مشتمل ہے کہ وہ آپ کو آپ کی شایان شان بدلے جیسا کہ اس میں ہے اپنے رب اور اس کے اسماء و صفات کی معرفت ہوتی ہے، اور مرضی رب کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اور اس کی بھی معرفت ہوتی ہے کہ ہم آخرت میں کیا ملے گا۔ گویا یہ درود پورے ایمان ہی پر مشتمل ہے۔ بلکہ یہ درود جس رب سے دعا کر رہے ہیں، اس کے اقرار، اس کا علم و سمیع قدرت و ارادہ، صفات و کلام سب کو مشتمل ہے، نیز بندوں کی طرف رسول بھیجنا اور آپ کی دی ہوئی تمام خبروں کی تصدیق اور آپ کی کمال محبت کو مشتمل ہے۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہی باتیں اصول ایمان ہیں۔

پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھنا بندے کے ان سب باتوں کے جاننے، ان کی تصدیق کرنے اور آپ کی محبت پر مشتمل ہے۔ لہذا درود شریف پڑھنا افضل اعمال میں سے ہوا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

پس تو بھی اور مخاطب اپنے پاک نبی کا ذکر خود ہوں کے ساتھ کرتا رہا کر۔ اور دل زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہا کر۔ اس لئے کہ تیرا درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضور کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے۔ اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ (بریح)

کثرت درود شریف سے متعلق چند حکایات

قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ فضائل درود شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی۔ لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے انہیں ترغیب زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آ رہا ہے۔ ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں:-

ان قصوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ درود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے۔ اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہیے، انہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آجائے۔ ایک دفعہ کا پسند آجائے تو بیڑہ پار ہے۔

بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں

گر چہ کرتے ہیں بہت سے نالہ و فریاد ہم

يَا سَيِّدِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَيْدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

عبدالرحیم بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چھوڑ لگ گئی۔ اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی گزاری میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے کثرت درود کرنے سے مجھے گھبرا دیا میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی تھی۔ اور ورم بھی جاتا رہا تھا۔ (بدین)

يَا سَيِّدِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْنَا أَيْدًا
عَلَىٰ حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

نزد ہذا لہجاس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے، ان کی نزع کی حالت تھی۔ ان سے پوچھا کہ موت کی کرواہٹ کبسی مل رہی ہے، انہوں نے کہا مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا۔ اس لئے کہ میں نے

علماء سے سنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔
يَا مَرْحَمًا وَسَيِّئًا وَرَحِيمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ
 علامہ سخاوی لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعید خلیط تھا۔ وہ بہت کیسورہتے تھے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن ربیع کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت تمہام سے جایا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس پر بہت تعجب ہوا۔ لوگوں نے اُن سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر۔ اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔

يَا مَرْحَمًا وَسَيِّئًا وَرَحِيمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ
 شیخ ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ ایک صانع کو کسی نے خواب میں دیکھا، اُس سے حال پوچھا۔ اُس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنبت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اُس نے کہا، فرشتوں نے میرے گناہ اور گنہگاروں سے درود کو شمار کیا، سو درود کا شمار زیادہ نکلا حق تعالیٰ نے فرمایا اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو وہشت میں لے جاؤ (فمن)
يَا مَرْحَمًا وَسَيِّئًا وَرَحِيمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ
 ایک محمد دوست نے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی۔ اُن کی عادت تھی کہ جب صبح

کے وقت کتابت شروع کرتے تو اول ایک بار درود شریف نبی بیاض پر جو اسی عرصہ سے بنائی تھی لکھ لیتے۔ اس کے بعد کام شروع کرتے۔ جب اُن کے انتقال کا وقت آیا تو غلبہ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھو وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکھ اور کہنے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہے اور اُس پر صدقین سب سے ہیں۔

يَا مَرْحَمًا وَسَيِّئًا وَرَحِيمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ
 محمد بن سعید بن مظرف رحمہ اللہ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے، کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار میں درود شریف کی پڑھا کرتا تھا ایک رات کو میں بالا خانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے حضور کی تشریف آوری سے بالا خانہ ملا ایک دم روشن ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کو تشریف لائے و ارشاد

فرمایا کہ لا اس منہ کلا جس سے تو نترنت سے مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دین مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے اُدھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسارے پر پیار کیا۔ میری گھبراہٹ گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس تھی اُس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اور مشک کی خوشبو میرے رخسار سے اٹھ کر دن تک آتی رہی۔ (بدیع)

يَا سَيِّدِي صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ مَا أَبَدًا عَلَيَّ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

حضرت کعب جبار رضی اللہ عنہ جو تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد و ثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ پڑے گا تو ادریزین سے ایک دانہ نہ اگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اُس کے نظرات اور تیرے بدن سے اُس کی روح اور تیری آنکھ سے اُس کی روشنی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کیا۔ یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کر۔ (بدیع)

يَا سَيِّدِي صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ مَا أَبَدًا عَلَيَّ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

نزد ہر تہہ لہجاس میں لکھا ہے کہ بعض مسلمانوں سے ایک صاحب کو جس بول ہو گیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے، دیکھا اور ان سے اپنے مرض کی شکایت و تکلیف کہی۔ انہوں نے فرمایا تو تری ماقبض سے کہاں غافل ہے۔ یہ درود پڑھا کر اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ رُوْحِي سَيِّدِي نَا مُحَمَّدِي فِي الْاَرْضِ اِهْمَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ قَلْبِي سَيِّدِي نَا مُحَمَّدِي فِي الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ جَسَدِي نَا مُحَمَّدِي فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ قَبْرِ سَيِّدِي نَا مُحَمَّدِي فِي الْقُبُوْرِ۔ خواب سے اٹھنے کے بعد ان صاحب نے اس درود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہو گیا۔

يَا سَيِّدِي صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ مَا أَبَدًا عَلَيَّ حَبِيبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول بدیع میں خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ایک ارشاد نقل کیا ہے ”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ رُوْحِي مُحَمَّدِي فِي الْاَرْضِ اِهْمَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيَّ قَلْبِي فِي الْقُبُوْرِ“ جو شخص روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پر ارواح میں اور آپ کے جسدِ اطہر پر بدنوں میں اور آپ کی قبر مبارک

پر قہور میں درود بھیجے گا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔ اور جو مجھے خواب میں دیکھے گا وہ قیامت میں دیکھے گا، اور جو مجھے قیامت میں دیکھے گا میں اُس کی سفارش کروں گا۔ اور جس کی میں سفارش کروں گا، وہ میرے حوض سے پانی پئے گا۔ اور اللہ جل شانہ اُس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادیں گے۔

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اُس کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُس سے پوچھا کیا گذری؟ اُس نے کہا: شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں۔ اور مجھ پر نکل کر نکیر کے سوال کے وقت گڑ بڑ مومنے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ کیا اللہ میری مصیبت کہاں سے آرہی ہے۔ کیا میں اسلام پر نہیں ہرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو وہ فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور اُن کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس میں سے نہایت ہی اچھی خوشبو آ رہی تھی۔ اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دئے۔ میں نے فوراً کہہ دئے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں۔ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بیخ)

نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور بُرے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں مائل ہوتے ہیں۔ فضائل صدقات حصہ دوم میں مُردہ کے جلاحوال تفصیل سے ذکر کئے گئے ہیں، اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف، روزہ بائیں طرف اور قرآن پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ ملاحظت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے بُرے اعمال خمیت صورتوں میں۔ مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کی صورت میں تو قرآن پاک اور احادیث میں کثرت سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہو جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مَعَهُ۔

يَا مَسْكِينِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بد ہیئت صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اُس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا حضرت مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت (بیخ)

ہم میں سے کونسا شخص ایسا ہے جو دن رات بد اعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے۔ اس کے بدرقہ کے لئے درود شریف بہترین چیز ہے۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے جتنا بھی بڑھا جا سکے، درین نہ کیا جائے۔

کہ اکسیر عظم ہے۔

يَا سَيِّدِ صَلَاتِكَ وَسَلَامِكَ اَسْمَاءُ اَبَدًا عَلِيَّهِمْ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ عَلَيْهِم

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر درود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا۔ کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اُس نے کہا اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اُس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک مہینہ اُن کا انتقال ہو گیا اور منہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اِنشاء اللہ ٹیڑھا اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور اُن سے زیادہ صاف و حقیر الباس کسی کا نہیں دیکھا۔ اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی، تیزی سے قدم بڑھاتے چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا ہٹایا۔ اور اس کے چہرہ پر اتنے پھیر تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے اُن کا کپڑا ہٹا لیا۔ اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحب قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو میں اس کی فریاد کو پہنچا۔ اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے۔

يَا سَيِّدِ صَلَاتِكَ وَسَلَامِكَ اَسْمَاءُ اَبَدًا عَلِيَّهِمْ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ عَلَيْهِم

ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہو گیا تو اہل شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور اُن پر ایک جوڑا ہے اور سر پر ایک تاج ہے جو جوہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے اُن سے پوچھا۔ انہوں نے کہا اللہ شانہ نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا۔ اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت درود کی وجہ سے۔ (قول بدیع)

يَا سَيِّدِ صَلَاتِكَ وَسَلَامِكَ اَسْمَاءُ اَبَدًا عَلِيَّهِمْ خَيْرًا لِّخَلْقِكَ عَلَيْهِم

رسالہ ہذا کا دوسرا اہم مقصد کثرتِ درود شریف سے ثواب کے علاوہ بھرپور نتائج حاصل ہونے کی شرائط

صاحبِ روحِ الیمان لکھتے ہیں:-

بعض علماء نے لکھا ہے کہ اللہ کے درود بھیجنے کا مطلب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود تک پہنچانا ہے۔ اور وہ مقام شفاعت ہے۔ اور ملائکہ کے درود کا مطلب اُن کی دُعا کرنا ہے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لئے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استغفار، اور مومنین کے درود کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف۔ اس لئے کثرتِ درود شریف کا پورا فائدہ اس وقت حاصل ہوگا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور محبت کے حصول کی نیت بھی کی جائے کہ نیت کئے بغیر فائدہ کم ہوتا ہے (اگرچہ ثواب ملتا ہے) جیسے کوئی نفی اثبات کا ذکر کرے۔ اور اس میں دنیا سے کٹنے کی اور رزائل سے پاک ہونے کی اور اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کی نیت نہ کرے تو اتنا فائدہ نہیں ہوگا۔ اور اگر نفی اثبات کا وظیفہ کرنے سے پہلے ان ثمرات کے حصول کی نیت اور دعا کرے اور اس وظیفہ سے فارغ ہو کر عملاً بھی اس (محبت و تعلق والے) راستہ کو اختیار کرے تو یہ ذکر بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح درود شریف کی کثرت کرنے والے کو چاہیے کہ آپ کے اوصافِ جمیلہ کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بڑھنے کی اور اتباعِ سنت کے حصول کی نیت بھی کرے۔ اور اتباعِ سنت میں صرف اشکال و صورت کو سنت کے مطابق بنانے کی نیت پر اکتفا نہ کرے۔ بلکہ اخلاقِ ظاہر و باطنہ میں خصوصاً تواضع میں، عادات میں، معیشت میں، معاشرت میں، غرض دین کے ہر شعبہ میں اتباع کرنے کی کوشش کرے جیسا کہ ہمارے متبع سنت اکابر کا یہ تیار رہا حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی سے متعلق احقر کا رسالہ حضرت شیخ کا اتباعِ سنت اور عشقِ رسولؐ کا مطالعہ مفید ہے اور اپنے حالات میں غور کر کے علماء سے پوچھ پوچھ کر جس میں کمی ہو اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصافِ جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف جس طرح نثر میں محبت اور اتباع کا ذریعہ ہے، اسی طرح نظم میں آپ کے اوصافِ جمیلہ کا بیان مفید اور زیادہ اثر آفریں ہوتا ہے

چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں بعض حضرات اشعار میں اوصاف نبوی بیان فرمایا کرتے تھے جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہم بہت مشہور ہیں۔ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا منبر شریف پر سجدہ نبوی میں اسی مقصد کے لئے تشریف فرما ہونا مشہور و معروف ہے۔

تنبیہ لیکن کثرت درود شریف سے پورا فائدہ حاصل ہونے کی مذکورہ بالا شرط اتباع سنت کی طرح اوصاف جمیلہ کے بیان (خواہ نظم میں ہو یا نثر میں) کا پورا فائدہ حاصل ہونے کی ایک شرط آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت میں زیادتی کو مقصد بنانا ہے جس کی علامت ہر شعبہ زندگی میں اتباع سنت میں ترقی کرنا ہے۔ ظاہر و باطناً۔

حضرت قاضی ثنار اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تفسیر مظہری میں سورہ احزاب کی آیت نمبر ۴۶

کثرت درود شریف نور قلب کا ذریعہ ہے

کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:-

”سراج منیر“ آپ کی صفت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے اعتبار سے ہے جس طرح سارا عالم آفتاب کی روشنی حاصل کرتا ہے اسی طرح تمام مومنین کے قلوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور قلب سے منور ہوتے ہیں۔ اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے اس عالم میں آپ کی صحبت پائی، وہ ساری امت سے افضل و اعلیٰ قرار پائے کیونکہ ان کے قلوب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ عیاناً فیض اور نور حاصل کیا۔ باقی امت کو یہ نور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واسطے سے واسطہ در واسطہ ہو کر پہنچا۔

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ معارف القرآن ج ۷ کے ۱۶۱ پر ارشاد فرماتے

ہیں کہ:-

قیامت تک مومنین کے قلوب آپ کے قلب مبارک سے استفادہ نور کرتے رہیں گے اور جو جنتی محبت اور تعظیم اور درود شریف کا زیادہ اہتمام کرے گا اس نور کا حصہ زیادہ پائے گا۔

مشائخ سلوک کا یہ مجرب عمل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی غیر معمولی کثرت سے دل میں ایک نور پیدا ہوتا ہے جو تربیت باطنی میں رشد کامل کا کام دیتا ہے۔ تاہم یہ عمل بھی کسی کامل کے زیر نگرانی ہو تو بہتر ہے جیسا کہ ارشاد ہے **فَاَسْتَكْمِلُواْ اَهْلَ الْاَلْبَانِ كَمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ** اور **وَلَوْ كُنْتُمْ** مع الصادقین۔

گذشتہ اوراق میں مذکورہ محبت والے عمل کے حریص مومن کا مقام

کائنات ارضی و سماوی میں درود شریف پڑھنے والے کا ذکر خیر

کیا شان ہے اللہ کے محبوب نبی کی

محبوب خدا ہے وہ جو محبوب نبی ہے

شیخ الاسلام ابن قیم رحمہ اللہ جلالہ الافہام میں درود شریف کے ثمرات میں تحریر فرماتے ہیں (درود شریف) زمین و آسمان والوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھے ذکر کی بقا کا سبب ہے۔ کیونکہ درود پڑھنے والا اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے شکر اور اکرام و شریف کا طالب ہوتا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ جیسا عمل ہوتا ہے ویسا ہی بدلہ ملتا ہے تو درود شریف پڑھنے والے کو بھی اس کا حصہ ضرور حاصل ہوگا۔ (انتہی)

ہو سکتا ہے کہ اسی وجہ سے کثرت سے درود پڑھنے والا صلحا میں محبوب ہوتا ہے اور اس سے بھی محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ اور اپنے دشمنوں پر غالب رہتا ہے، وغیرہ ثمرات حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ ان ثمرات کی مخالف موجبات کا غلبہ نہ ہو جائے۔

درود شریف چونکہ ذکر اللہ بھی ہے جس کے تعلق قرآن پاک میں ارشاد ہے فَادْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَ اذْكُرْكُمْ كُوْنَا دُوْرًا مِّنْ دُوْرٍ اَمْ يَكْفُرُوْنَ (تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد رکھوں گا) اس لئے درود شریف پڑھنے والا خصوصی طور پر اللہ کی یاد میں ہوتا ہے جس سے اس کے سارے دنیاوی کام آسان ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ کی معیت اس کو حاصل ہوتی ہے جس کی کیفیت الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی، اور اس سے اس کو ایسا سرور اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں جنت کے مزے لیتا ہے۔ اور رحمتوں میں ڈوبا رہتا ہے۔ لیکن بعض وقت ظاہر میں اس پر دنیاوی زندگی کی کدو تیس جو کہ دنیاوی زندگی کے لوازمات میں سے ہے (لَقَدْ خَلَقْنَا اِنْسَانَ فِيْ حَسْبٍ كَسِيْدٍ) دوسروں کی طرح اس کو بھی پیش آتی ہیں۔ مگر اس کے دل میں بہت ہی غیر معمولی سکون رہتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں بعض غافل دنیا دار جو عیش و آرام اور جاہ کے اسباب رکھتے ہیں ان کو وہ اندرونی سکون حاصل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی چاہے تو امتحان کر لے کہ کوئی بڑے سے بڑا ظاہری ساز و سامان والا بادشاہ بھی ایک سوالا کہ درود شریف پڑھنے والے خستہ حال فقیر سے مثلاً اگر پوچھے کہ کیا تم اس پر آمین ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا درود شریف مجھے نصیب فرمائے اور میرا سارا سامان عیش تم کو دیدیا جائے۔ تو کثرت سے درود شریف پڑھنے والا اس پر کبھی راضی نہ ہوگا بلکہ اس سے ناخوش ہوگا اور اسے بڑا کجھے گا! اول تو

ان حضرات کی مہبت ہی سے کوئی ان کے سامنے ایسی بات نہیں کر سکتا۔ اولیاء اللہ کی توقیروں پر بھی مہبت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ کوئی ظاہر جگہ کے شاہد رہے یا بادشاہ جہانگیر کی قبر کو بھی اور شہر میں حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ کے مزار پر جا کے کیفیت کا مقابلہ کر لے۔ پتہ چل جائے گا کہ اس وقت کون سی قبر بادشاہت کر رہی ہے۔

اس قسم کے اولیاء اللہ نے فرمایا ہے کہ اگر دنیا کے بادشاہوں کو ہمارے عیش کا پتہ چل جائے اور اس کو حاصل کر سکتے ہوں تو تلواریں لے کر ہمارے اوپر چڑھائی کر دیں۔ اور اس قسم کے ایک روایت حضرت امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ دنیا میں بھی ایک جنت ہے جو اس میں داخل نہیں ہوا وہ آخرت کی بہنت میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ سارے دنیا والوں کی جلد و جہلا سنی قلبی سکون و جاہ و عیش و آرام کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن اس کے حصول میں کامیاب صرف اللہ والے ہی ہوتے ہیں (اس کے متعلق احقر کا ایک رسالہ "دنیا میں جنت" ہے) غرض دنیاوی و آخروی سلسلے مسائل اس سے حل ہوتے ہیں۔

دروود شریف کی کثرت کرنے کی حالت نزع اور پھر زرخیز زندگی | درود شریف کی کثرت کرنے والے کے متعلق بہت سی روایات

میں بھی آئی ہے اور اولیاء اللہ کے قبضے بھی پیچھے گذر چکے کہ موت کے سخت ترین وقت میں درود شریف کی کثرت کام آتی ہے۔ چنانچہ موت کی تلخی اور سکرات جس سے ہر ایک کو گذرنا ہوتا ہے اس کو محسوس ہی نہیں ہوتی۔ اور قبر کے متعلق تو ظاہر ہے کہ جس شخص کو کثرت درود شریف کی وجہ سے عشق ہوگا اس کو جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی اور آپ کے متعلق سوال ہوگا تو زیارت کرتے ہی وہ آپ کو پہچان لے گا۔ بلکہ عاشقین و محبین تو زیارت کے شوق میں جلد قبر میں جانے کی آرزو بھی رکھتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ درود شریف جب اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ اس درود شریف کو میرے بندہ کی قبر پر (یعنی وہ جگہ جہاں پر اس کا مدفون ہونا اللہ کے علم میں مقرر ہے) لے جاؤ۔ یہ درود شریف کے الفاظ، اس کے کہنے والے کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی (دروود شریف کے الفاظ زبان کا ایک عمل ہے یہ عمل استغفار کرے گا) غور فرمائیں کیسے مزے کی بات ہے کہ قبر جیسی وحشتناک جگہ میں جانے سے پہلے سے درود شریف پڑھنے والے کی آنکھ کی ٹھنڈک کا سامان موجود ہوگا۔

میدانِ حشر میں | جو قبر سے بھی زیادہ سخت اور لمبا دن ہوگا اس میں درود شریف کی کثرت کرنے والے کا عرض کے سایہ میں اور نور کے منبر پر سونا حدیث میں گذر چکا۔ جو شخص عرش کے سایہ میں اور نور کے منبر پر ہوگا اس کو قیامت کی ہولناکیوں کا کیا ڈر۔ ایسے لوگوں کے لئے تو اعلان ہے۔

لَا تَخَوْفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ یعنی نہ پھیلاؤم نہ اُٹھو کا کوئی خوف۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔
 نیز یہی حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن اس کو میرا قرب نصیب ہوگا اور اس کا سفارش
 اور گواہ ہوں گا۔ تو پھر ان شاد اللہ اس کو سبھی کچھ حاصل ہے۔ اور حساب کتاب، پلمصراط وغیرہ کے تمام
 مرحلے آسان ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک پرچہ سرانگشت کی برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا
 اور مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں، آپ کی صورت و سیرت کیسی
 اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں۔ اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ تیری حاجت
 کے وقت میں نے اس کو یاد کر دیا۔

اس کے بعد پلمصراط میں بھی درود شریف کی کثرت آسانی کا باعث بنے گی۔ جیسا کہ پیچھے حدیث گزری
 کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔ پھر جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ کی
 معیت جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اَلْمُرَّةُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ رِزْقِي اَدْمِي كَا حَشْر اُس کے ساتھ ہوگا جس کے
 ساتھ اُس کو محبت ہوگی، اور کثرت سے درود بھیجنے والے کا محبت والوں میں شمار ہے، اگرچہ ان میں
 میں درجہ بدرجہ اپنا اپنا مقام ہوگا۔

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي يُرْفَعُ شَفَاعَتُهُ
 بِكُلِّ حَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُنْتَقِمٌ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی وہ محبوب
 ذات ہے جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے
 ہر اس بڑی مشکل میں جو پیش آجائے۔

يَا حَبِيبُكَ خَيْرَ الْخَلْقِ عَلَيْهِمُ

چونکہ رسالہ کا مقصد اصل درود شریف کے فضائل کا بیان نہیں تھا بلکہ درود شریف میں
 محبت کے پہلو کو ظاہر کرنا تھا اس لئے تفصیلاً صرف محبت کے پہلو سے درود شریف کے
 فضائل بیان کئے گئے۔ جن کا حاصل یہ ہے کہ:-

۱۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا صرف محبت کی بنا پر ہوتا ہے اور اس
 میں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر رضا اور خوشنودی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس
 کے حبیب اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم خود درود بھیجنے والے پر درود بھیجتے ہیں۔

۲۔ درود شریف اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم حق ہے جو آپ کے دیگر حقوق کی داغ بیل
 کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اور مقصود کے اعتبار سے یہ ایک دائمی فریضہ ہے۔ لہذا اس کا معاملہ بہت نازک

جس طرح یہ عظیم اجر و ثواب اور عظیم فوائد و ثمرات کے حصول کا ذریعہ ہے لہذا اس کو ہلکا سمجھنا یا اس میں کسی بھی لحاظ سے کمی اور کوتاہی کرنا انتہائی خطرناک ہے۔ خیال رکھنا چاہیے کہ یہ محبت کا معاملہ ہے جو بہت نازک ہوتا ہے۔ اس میں احتیاط اور اہتمام دونوں بہت ضروری ہیں۔ یہ اللہ جل شانہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا معاملہ ہے۔

حکایت گذشتہ اوراق میں فضائل درود شریف کا ذکر آیا ہے۔ ان احادیث پر ایمان و احتساب کے ساتھ عمل کرنا چاہیے۔ یعنی فضائل کے حصول کا یقین کرتے ہوئے ذوق و شوق کے ساتھ رُود شریف کی کثرت سے دونوں جہاں کے منافع حاصل ہوتے ہیں۔ انہی ماثورہ فضائل کی بنا پر حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

درود شریف کے پڑھنے سننے اور پھیلانے میں دونوں جہانوں کی خیر و صلاح مضمّن ہے۔ اور قرب الہی یقینی ہے۔

درود شریف کی کثرت سے معنی محبت و تعظیم بڑھے گی اتنا ہی دل میں ایمان کا نور اے گا جیسا کہ مفسرین کے اقوال میں گذر چکا ہے۔

دعوتِ عمل | درود شریف کے مذکورہ فضائل و برکات اور دارین کے فوائد و منافع کو پڑھ کر ہر مسلمان کا جی چاہے گا کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کو اپنا معمول بنائے لیکن ہمارے نفوس چونکہ عبادات اور نورانیت سے مانوس نہیں، اس لئے شروع میں ہر آدمی انفرادی طور پر کثرت درود شریف پر عمل نہیں کر سکتا۔ لہذا اس کثرت پر عمل کی خاطر اگر کچھ احباب مل کر اس عمل کو کریں تو کام آسان ہو جاتا ہے۔ اس کو مجلس ذکر کہتے ہیں جس کے بہت بڑے فضائل احادیث میں آئے ہیں۔ اس رسالہ میں چونکہ محبت کے پہلو سے فضائل لکھے گئے اس لئے نمونہ کے طور پر دو حدیثیں اللہ کی محبت میں مل کر بیٹھے کی فضیلت میں درج کی جاتی ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بعض قوموں کا حشر ایسی طرح فرمائیں گے کہ ان کے چہروں پر نور چمکتا ہوا ہوگا۔ وہ موتیوں کے مبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے۔ وہ انبیاء و شہداء نہیں ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کا حال بیان فرما دیجئے۔ کہ ہم ان کو پہچان لیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف جگہوں سے مختلف خاندانوں سے آکر ایک جگہ جمع ہو گئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہو گئے ہوں۔ (رسالہ فضائل ذکر)

حضرت عقبہ بن ہام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ لوگ مسجد

کے (روحانی) ستون ہوتے ہیں جن کے ہمنشین فرشتے ہوتے ہیں۔ اگر وہ لوگ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں، بیمار پڑ جائیں تو عیادت کرتے ہیں۔ ان کو دیکھیں تو مہربانہ جہاں کہتے ہیں۔ اگر کوئی حاجت طلب کریں تو اس میں ان کی مدد کرتے ہیں۔ جب وہ بیٹھ جاتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کے ہاتھ میں چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں ان کا کام درود شریف لکھنا ہے۔ وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اللہ کا ذکر کرو (درود شریف پڑھو) اللہ تعالیٰ تمہارا مرتبہ بلند کرے اور زیادہ پڑھو۔ پھر جب درود شریف شروع کرتے ہیں تو آسمان کے دروازے کھول لئے جاتے ہیں اور درود شریف قبول کیا جاتا ہے۔ سواری چھانک کر دیکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی متوجہ ہوتی ہے۔ اور یہ سب اس وقت تک ہوتا رہتا ہے جب تک کہ یہ لوگ کسی اور کام میں مشغول نہ ہو جائیں یا چلے نہ جائیں۔ جب اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں۔ اور ایسی ہی دوسری مجالس کی تلاش میں نکل جاتے ہیں (الصلاة والشرعناظرین سے یہ درخواست ہے کہ احقر کا رسالہ مجالس درود شریف کا مضرور مطالعہ کریں۔ اور جہاں درود شریف کی مجالس قائم ہیں، ان میں شرکت فرمائیں اور اپنی ضرورتوں اور خیرانی مجبور یوں میں سے اس کام کے لئے وقت فارغ کریں۔ نیز مجلس کے پورانے احباب کے تعاون سے اپنے گھر اور اپنے ماحول میں یہ مجالس قائم کریں۔ درود شریف کے پھیلانے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ نازل ہوگی۔ بلائیں دور ہوں گی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محبوبیت اور محنت کا پروانہ ملے گا۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحِبِّكُمْ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
آپ فرمادیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے
ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ تم سے
محبت کرنے لگے اور تمہارے سب گناہوں
کو معاف کر دیں گے۔

آیت شریفہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ الْهَامُّ كَاتِبِينَ میں درود شریف کے بیان میں صاحب ریح البیان کا یہ قول گذر چکا ہے کہ مومنین کے درود کا مطلب و مقصد ثواب کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف حمیدہ کا تذکرہ اور تعریف بھی شامل ہے۔ درود شریف کی کثرت سے اتباع سنت کی توفیق ہوتی ہے۔ آپ سے محبت بڑھتی ہے۔ درود شریف میں کثرت اور آسانی کی خاطر مجالس میں درود شریف پڑھنے کے لئے عرض کیا گیا جس کا نفع منصوص اور مجرب ہے۔ مجلس میں شرکت کرنے والوں کو اس عمل کا شوق بڑھتا

رہے گا لیکن جو احباب کسی وجہ سے مجالس میں شرکت نہ کر سکیں وہ اپنے طور پر کچھ انکم تین سو مہینہ رزنامہ کا معمول بنالیں۔ اور درود شریف کی مطبوعہ پہل حدیث کے پڑھنے کا معمول بنائیں۔

اور اوصافِ جمیلہ کے تذکرہ و تعریف کے لئے عرض کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص مبارکہ سے متعلق کتابوں کا انفرادی طور پر مطالعہ کریں۔ اور کسی بھی مناسبت سے مجمع میں ان کا پڑھنا سننا مفید ہے۔ اس موضوع پر اردو میں آسان کتاب حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ کی ”نشر الطیب“ حضرت شیخ الحدیث رحمہ اللہ کی ”خصائل نبوی“ اور حضرت مولانا قاضی محمد زاہد اہلسنی دام مجدہم کی ”حرمت کائنات“ اور ”باجہر یا وقار“ اور حضرت قاضی سلیمان منصور پوری رحمہ اللہ کی ”حرمت تلعالمین“ اور ان جیسی کتابوں سے ماخوذاً حق کار سالہ ”تنویر الابصار“ ”الخطور المجموعہ“ اور ”آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ وغیرہ ہیں۔ اور خصائص و محاسن پر مشتمل چالیس درود و سلام کا ایک مجموعہ ”شفا دار الاسقام“ کے نام سے بیروت سے طبع ہوا ہے جس کا انگریزی اور فرانسیسی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے وہ کچھ اضافہ کے ساتھ یہاں درج کرتے ہیں۔

شَفَاءُ الْأُسْقَامِ

فِي

الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ لِمُنْتَضِمِينَ لِنَحْوِ الْأَمْرِ
سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ

مِنْ

كَلَامِ الرَّبِّ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

وَسَيِّدِ الْأَنْسِ وَالْبَرِيَّةِ وَالسَّلَامِ

هَرَقِبَهُ

مُحَمَّدُ أَقْبَالُ مَدِينَةُ مَنُورِهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اس کتابچہ میں کیا ہے؟

پہلے اسے غور سے پڑھ لیں

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِیْ قَالَ اَنَا سَيِّدُ الْوِلْدَانِ مَا وَّلَا فِخْرَ
وَكَوْنِیْ اِلَیْهِ وَاصْحَابِهِ وَاتَّبَاعِهِ اِلٰی یَوْمِ الْحَشْرِ۔

اقتباس :- امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا اور تعظیم و توقیر ہی پر
سارے دین اسلام کا قیام ہے۔ کیونکہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام و تعظیم نہ
ہونے سے رسالت کے احکام ساقط ہو جاتے ہیں اور دین باطل ہو جاتا ہے۔

رسالت کے اقرار کے بغیر کوئی توحید معتبر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مکمل
التوحید ہیں۔ اسی لئے کتاب و سنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و احترام اور
ادب پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اور اس چیز کی کمی پر شدید وعیدیں آئی ہیں۔

دشمنان اسلام کی طرف سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ہمیشہ
سے کوشش رہی ہے لیکن اس جھگڑا دشمن مختلف سازشی کاروائیوں اور منصوبوں
کے ساتھ مسلمانوں کے دینی حلقوں میں گھس کر دین ہی کے نام پر تعلق باللہ کے
حصول کے طریقوں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت پیکر نیووالی

ہر ہر بات کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لہذا ہم سب پر ضروری ہے کہ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعلق باللہ اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب کو اختیار کریں تاکہ خلاص کے ساتھ اتباع سنت کی دولت سے نوازے جائیں۔ جس پر اللہ پاک کی رضا و محبت کا وعدہ ہے۔

اس سلسلہ میں درود و سلام کا یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے جس کے صیغے ایسے خصائص و محاسن نبویہ پر مشتمل ہیں جو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں وارد ہوئے ہیں تاکہ درود و سلام پڑھتے وقت خصائص جلیلہ و محاسن جمیلہ بھی مستحضر ہو کر ازلیا و محبت کا باعث ہوں۔

درود و سلام میں اچھے اچھے کلمات کے اضافہ کرنے کی ترغیب آئی ہے۔ چنانچہ فقیہ لامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

حدیث :- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ	ترجمہ :- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
قَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى	روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم رسول اللہ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسِنُوا	صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہتر سے بہتر
الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ	طریقہ پر درود بھیجنے کی کوشش کرو تم جانتے نہیں ہو
لَعَلَّ ذَلِكَ يَعْزُضُ عَلَيْهِ فَقَالُوا	ان شاء اللہ تمہارا وہ درود آپ کی خدمت میں پیش کیا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ فِي قَبْرِهِ الشَّرِيفِ حَيْثُ أَنْتَ وَرَدَّ فِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ نَبِيَاءَ أَحْيَاءٍ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ رَابِدًا وَدُبَّاسًا صَحِيمًا وَفِي رِوَايَةٍ بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ حَسْبُكَ يَكْفِيكَ تَرْجُمَةً كَيْفَ كَرَّمِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ فَبَشْرَفِ بَيْنَ زَنَدِهِ هِيَ جِيسَاكَ لَبْسُ سُرَى حَدِيثِ فِيهِ وَارِدٌ هِيَ كَرَنِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنْتَ بَقُورِ فِي زَنَدِهِ هِيَ نَازِي فِي هَضْمَتِهِ هِيَ الْبُورُ وَدُبَّاسًا صَحِيمًا الْقَبْرِ

جائیگا۔ لوگوں نے عرض کیا تو آپ میں بتایئے کہ ہم
 کس طرح درود بھیجا کریں۔ آپ نے فرمایا یوں عرض
 کیا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ اِلٰی قَوْلِهِ
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اے اللہ اپنی خاص عنایات
 اور رحمتیں اور برکتیں نازل فرما سید المرسلین اہل امتین
 خاتم النبیین حضرت محمد پر۔ جو تیرے خاص بندے
 اور رسول ہیں۔ نیکی اور بھلائی کے راستے کے امام
 اور رہنما ہیں رحمت والے پیغمبر ہیں (یعنی جن کا وجود
 سازی دنیا کے لئے حجت ہے) اے اللہ ان کو اس
 مقام محمود پر فائز فرما جو اولین و آخرین کے لئے
 قابل رشک ہو۔ اے اللہ حضرت محمد پر اور آل محمد پر
 اپنی خاص نوازشیں اور رحمتیں اور عنایتیں فرما
 جس طرح کہ تو نے حضرت ابراہیم و آل ابراہیم پر
 نوازشیں اور عنایتیں فرمائیں۔ بیشک تو حمد و
 ستائش کا سزاوار اور عظمت بزرگی والا ہے۔ اور اے
 اللہ حضرت محمد و آل محمد پر اپنی خاص برکتیں نازل فرما
 جس طرح تو نے حضرت ابراہیم و آل ابراہیم پر برکتیں نازل فرمائیں۔ تیری ذات ہر حمد و ستائش کی سزاوار
 ہے اور عظمت و کبریائی تیری ذاتی صفت ہے۔

لَهُ فَعَلِمْنَا فَقَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ
 اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَ
 بَرَكَاتِكَ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
 وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ
 مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ اِمَامِ
 الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ
 الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ اَبْعَثْهُ مَقَامًا
 مَّحْمُودًا يَبْقِيْهِ بِالْاَلْوَانِ
 وَالْاُخْرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
 اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
 اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
 عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
 بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ
 اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(سنن ابن ماجہ)

(بقیہ حاشیہ انص) اور دوسری روایت میں ان الفاظ کے بعد یہ ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہونے سے رزق دیا جاتا ہے

حدیثِ پاک کی بنا پر سلفِ صالحین کی اتباع میں ہم نے بھی صلوة و سلام کے چند صفیے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خصائص اور محاسنِ جلیلہ پر مشتمل ہیں جو کتاب و سنت میں وارد ہوتے ہیں یہاں جمع کئے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے قبول فرماتے اور ان کے مرتب کرنے اور پڑھنے والوں کو اپنی اور اپنے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَانَ الَّذِیْ شَرَفَ نَبِیَّہٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَآٰتِیْہِ یَا لَیْہِ
وَآخِرُہٗ عَن مِّنْزِلِہٖ وَآوَجِبَ طَاعَتُہٗ وَتَعْظِیْمُہٗ وَتَوْقِیْرُہٗ فَآظْہَرُہٗ
فِی الْقُرْآنِ ، فِی قُرْآنِہٖ یُنْتَلٰی اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامٰتِ ۔

ترجمہ ،، پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف بخشا۔
اور ان کی تعریف کی اور ان کی منزلت بتایا ، اور ان کی فرمانبرداری اور تعظیم و توقیر کو واجب کیا
پھر قرآن میں انکو بیان کر دیا ، اس قرآن میں جس کی قیامت تک تلاوت کی جاتی ہوگی۔

اِسْتَمِرَّ اِرْصَادُہٗ عَلَیْہِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلَکِکَہٗ

(اللہ تعالیٰ کا اور فرشتوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہنے کا اعزاز)

① اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلٰی حَبِیْبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ الَّذِیْ اَمَرْتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَیْہِ

فِی كِتَابِكَ فَبَدَأْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَیْہِ بِنَفْسِكَ وَتَثَبَّتْ بِمَلَآئِكِكَ فَقُلْتَ يَا مَنْ

جَلَّ شَانُكَ " اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتُہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا یُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا

عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا سَلَامًا ، (انقرآن المکرّم - الاحزاب - ۵۶)

”رَضِيَ اللهُ فِي رِضَى الرَّسُولِ“
 اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب ﷺ سے اپنی محبت کا
 اظہار اور ان کی رضا و خوشنودی کا غیر معمولی لحاظ

② اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَشْرَفِ الصَّلَاةِ وَالنَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
 وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قُلْتَ فِي حَقِّهِ: قَدْ نَرَى
 تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ
 شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط (سورۃ بقرہ: ۱۴۴)

ترجمہ: اے اللہ! علیٰ ترین صلوة و سلام نازل فرما اپنے حبیب اپنے بندے اور رسول، ہمارے سردار اور ہمارے
 نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ
 فِي السَّمَاءِ (الایہ) ترجمہ: ہم آپ کے منہ کا (دیر) بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں،
 اس لئے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف متوجہ کر دیں گے جس کے لئے آپ کی مرضی ہے (لو) پھر اپنا چہرہ (نمازیں)
 مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجئے۔ (ترجمہ بیان القرآن)

خلاصہ تفسیر از حضرت حکیم الامتہ نور اللہ مرقدہ:

آپ جو دل سے کعبہ کے قبلہ ہونے کی خواہش رکھتے ہیں اور امید و وحی میں بار بار آسمان کی طرف نظر اٹھا
 کر بھی دیکھتے ہیں کہ شاید فرشتہ تمہارے حکم لے آوے، سو آپ کے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے
 ہیں (اور چونکہ ہمیں آپ کی خوشی پورا کرنا منظور ہے) اس لئے (ہم وعدہ کرتے ہیں کہ) آپ کو اسی قبلہ کی
 طرف متوجہ کر دیں گے جو آپ کو پسند ہے (لو پھر ہم حکم ہی دیتے دیتے ہیں کہ) آپ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف کیا کیجئے

يَا رِبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
 عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

اَخَذَ اللهُ لَهُ الْعَهْدَ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ

ر تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے والی ہر نبی کا عہد لیا گیا،

۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَشْرَفِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى جَيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ
 نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَخَذْتَ لَهُ الْعَهْدَ عَلَى جَمِيعِ
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "وَلَاذَّ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ
 النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ
 لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ" قَالَ أَعْقَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ
 عَلَىٰ ذُلِّكُمْ بِأَصْرِي قَالُوا أَأَقْرَبْنَا" (القرآن الکریم آل عمران ۸۱)

جَعَلَ اللهُ اتِّبَاعَ نَبِيِّهِ مُوجِبًا لِحُبِّهِ

اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کی سبب سے حضور ﷺ کی اتباع کو نبیوں کی

۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَشْرَفِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى جَيْبِكَ سَيِّدِنَا وَ
 نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلْتَ اتِّبَاعَهُ مُوجِبًا لِحُبِّكَ
 حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ"

(القرآن الکریم آل عمران ۳۱)

إِذَا ذَكَرْتَهُ كَرَمَعَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ حضور پاک ﷺ کو بھی یاد کیا جاتا ہے)

⑤ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَرَنْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" (القرآن الکریم - الم نشرح)

هُوَ أَكْمَلُ الْخَلْقِ خُلُقًا

(آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں)

⑥ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَكْرَمْتَهُ بِأَكْمَلِ الْخَلْقِ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "وَلَا تَكُ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ" (القرآن الکریم القلم)

تَكْرِيْمُهُ بِالْإِسْرَاءِ وَبِمُرْتَبَةِ الْعِبَادِيَّةِ الْعُلْيَا

(اسراء کا اعزاز اور "عبدہ" کا عالی مرتبت خطاب)

⑦ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَكْرَمْتَهُ بِالْإِسْرَاءِ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى" (القرآن الکریم اسری)

تَكْرِيمُهُ بِالْمَعْرَاجِ وَالْقُرْبِ الْخَاصِ

(معراج کا اعتراف اور قرب خاص کا شرف)

⑧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوٰةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْمَعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ
الَّذِي قُلْتَ فِي حَقِّهِ ثُمَّ دَنِي قَتَدْتَنِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى
(القرآن الکریم النجم ۱۸)

اُعْطِيَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ

(مقام محمود کا اعتراف)

⑨ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوٰةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِي
قُلْتَ فِي حَقِّهِ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

(القرآن الکریم الاسرار ۷۹)

اُعْطِيَ الْكُوْثَرَ

(حوض کوثر عطا فرمانے کی بشارت)

⑩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَشْرَفَ الصَّلٰوٰةِ وَالسَّلَامِ عَلٰى حَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا
وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ صَاحِبِ الْحَوْضِ الْمَوْدُوْدِ الَّذِي

قُلْتُ فِي حَقِّهِ "إِنَّمَا أُعْطِيَكَ الْكَوْثَرَ" (القرآن الکریم اکثر)

هُوَ رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ

(اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو رحمت للعالمین بنا کر بھیجا)

⑪ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي جَعَلَتْ رَحْمَتُهُ الَّذِي
قُلْتُ فِي حَقِّهِ "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ" (القرآن الکریم انبیاء: ۱۰)

جَعَلَتْ طَاعَتَهُ عَيْنَ طَاعَةِ اللَّهِ

(اطاعت کا مقام)

⑫ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلَتْ طَاعَتُهُ
عَيْنَ طَاعَتِكَ حَيْثُ قُلْتُ فِي حَقِّهِ "وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ" (القرآن الکریم النصار: ۸۰)

جَعَلَتْ مُبَايَعَتَهُ عَيْنَ مُبَايَعَةِ اللَّهِ

(رسول سے بیعت کرنے کا درجہ)

⑬ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلَتْ مُبَايَعَتُهُ عَيْنَ

مُبَايَعَتِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايَعُونَكَ أُمَّيْبًا يُعُونَ
اللَّهُ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ“ (القرآن الكريم، الفخ، ۱۰)

الْإِيْمَانُ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُونٌ بِالْإِيْمَانِ بِاللَّهِ تَعَالَى
(الشر پر ایمان اور رسول پر ایمان کا تلازم)

۱۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى جَبِيَّتِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلْتَ الْإِيْمَانَ بِهِ مَقْرُونًا
بِالْإِيْمَانِ بِكَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَ
رَسُولِهِ“ (القرآن الكريم النساء، ۱۳۶)

كُونَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْتًا لِلَّهِ بِهَا عَلَى عِبَادِهِ

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معبودت فرما کر مومنین پر اس کا احسان جتلا نا،

۱۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى جَبِيَّتِكَ سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي مَنَنْتَ عَلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
بِعُسْتِهِ فِيهِمْ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ ”لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ
فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ“ (القرآن الكريم آل عمران، ۱۷۴)

أَقْسَمَ اللَّهُ تَعَالَى بِحَيَاتِهِ ﷺ
(اللہ تعالیٰ کا آپ کی حیات کی قسم کھانا)

①۶ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَهْمَمْتَ بِحَيَاتِهِ حَيْثُ قُلْتَ فِي
حَقِّهِ "لَعَنُوكَ أَيُّهَا النَّاسُ لَعْنَةُ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ" (القرآن الکریم حجر ۷۲)

تَمَى اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِهِ ﷺ
(رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادِبَ كَرْنِي كِي غَيْرَ مَعْمُولِي أَيْمَتِي)

①۷ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي نَهَيْتَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَرْفَعُوا
أَصْوَاتَهُمْ فَوْقَ صَوْتِهِ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا
تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ" (القرآن الکریم الحجرات)

أَعْطَا اللَّهُ اسْمَيْنِ مِنْ أَسْمَائِهِ
(عطا فرمائے اللہ نے آپ کو دو نام اپنے ناموں میں سے)

①۸ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الرَّعُوفِ الرَّحِيمِ الَّذِي قُلْتَ فِي حَقِّهِ
"وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا رُوعُوا رُوعًا رَحِيمًا" (القرآن الکریم التوبہ ۱۲۸)

تَكَفَّلَ الْمَوْلَى بِحِفْظِهِ

(آپ کی حفاظت کے بارے میں فرمایا کہ آپ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں)

①۹ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي تَكَفَّلْتَ بِحِفْظِهِ حَيْثُ قُلْتَ "وَاصِيرٌ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ يَا عَيْنِنَا" (القرآن الکریم الطور ۴۸)

هُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

(آپ خاتم النبیین ہیں)

②۰ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي خَتَمْتَ بِهِ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَاتَةَ حَيْثُ قُلْتَ فِي حَقِّهِ "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ" (القرآن الکریم الاحزاب ۴۰)

جَعَلَهُ اللَّهُ نُورًا

(آپ کا نور ہونا)

②۱ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي جَعَلْتَهُ نُورًا حَيْثُ قُلْتَ "قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ" (القرآن الکریم المائدہ ۱۵)

هُوَ سَيِّدُ الْبَشَرِ

(سید الکونین ﷺ سید البشر ہیں۔)

۲۲) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "أَنَا سَيِّدُ
وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ" (مسلم شریف)

أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ

(آپ کو جوامع الکلم کا معجزہ دیا گیا)

۲۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ حَيْثُ
قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ" (مسلم شریف)

أُعْطِيَ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ

(آپ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں)

۲۴) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أُعْطِيَ مَفَاتِيحَ
خَزَائِنِ الْأَرْضِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "وَلَا بِي قَدْ أُوتِيتُ مَفَاتِيحَ
خَزَائِنِ الْأَرْضِ" (بخاری و مسلم)

نُصِرَ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ
 (ایک ماہ کی مسافت تک آپ کے رعب کا اثر دیکر آپ کی مدد فرمائی گئی)

(۲۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي نُصِرَ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيرَةَ شَهْرٍ" (بخاری و مسلم)

إِمَامَتُهُ بِالْأَنْبِيَاءِ

(بیت المقدس میں تمام انبیاء سابقین کا آپ کو امام بنایا گیا)

(۲۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَكْرَمْتَهُ بِإِمَامَةِ الْأَنْبِيَاءِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدْ مَنَى جِبْرِيلُ حَتَّى أَمَمْتُهُمْ" (نسائی)

إِطْلَاعُهُ عَلَى الْمَغِيبَاتِ

(اے اللہ تعالیٰ نے بہت سی غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا اور آپ نے سچی پیشین گوئیاں کیں)

(۲۷) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَطْلَعْتَهُ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّا سَيَفَعُ حَيْثُ أَخْبَرَ عَنِ الدَّجَالِ الْأَعْوَرِ فَقَالَ "وَمَكْتُوبٌ"

بَيْنَ عَيْنَيْهِ كـ فـ ر (بخاری و مسلم)

أُعْطِيَ لِوَاءِ الْحَمْدِ

(آپ کے مبارک ہاتھ میں حمد کا جھنڈا اٹھایا جائے گا۔)

⑲ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أُعْطِيَ لِوَاءَ الْحَمْدِ حَيْثُ قَالَ
عَنْ نَفْسِهِ "بِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فِخْرَ" (مسند احمد)

هُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ

(آپ سب سے اول شافع و مشفع ہونگے)

⑳ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي هُوَ أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ
حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "أَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفِّعٍ" (مسلم)

عُلُومُ مَكَانَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(قیامت کے روز آپ کے تہ کی بلندی کہ شفاعت کے بڑے نصیب جس سے تمام مخلوق سنا انبیا بھی مستفید ہونگے)

㉑ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي يَكُونُ لَهُ كُرْسِيُّ عَنْ يَمِينِ
الْعَرْشِ حَيْثُ قَالَ عَنْ نَفْسِهِ "شُمَّ أَقْوَمُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ

أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ غَيْرِي“ (ترمذی)

شَقُّ الْقَمَرِ (مَعْجَزَةُ شَقِّ الْقَمَرِ)

۳۱) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي شَقَّ الْقَمَرَ
يَا شَارِتَهُ - (بخاری و مسلم)

مُعْجَزَةُ الْقُرْآنِ الْأَبَدِيَّةِ

قرآن کریم حضور ﷺ کا ابدی معجزہ،

۳۲) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ مُعْجَزَةً
أَبَدِيَّةً إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

تَكْفَلُ الْمَوْلَى بِحِفْظِ دِينِهِ ﷺ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی ربانی کفالت،

۳۳) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي تَكْفَلْتَ بِحِفْظِ دِينِهِ حَيْثُ
قُلْتَ جَلَّ شَأْنُكَ إِنَّا نَحْنُ نَزَلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَلْحَافِظُونَ“ (القرآن الکریم الحجر ۹)

أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں سب سے پہلے داخل ہوئے،

۳۴) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي هُوَ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ (ترمذی و مسلم وغیرہ)

مَا بَيْنَ بَيْتِهِ وَمِنْبَرِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف اور گھر کا درمیان حوضہ جنت کی کساری ہے،

۳۵) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي
رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ - (بخاری و مسلم)

أَقْسَمَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب کے لئے قسمیں فرما کر ان کو رضی کر تیری بشارت دینا،

۳۶) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا
وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي أَقْسَمْتَ لَهُ حَيْثُ قُلْتَ

جَلَّ شَانُكَ وَالصُّحَى ○ وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى ○ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ○ وَلَا خِرَّةٌ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأَوْلَى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ○ (القرآن الكريم والضحى)

حُسْنُهُ وَجَمَالُهُ ﷺ
(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن و جمال)

۳۷) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَشْرَفِ الصَّلَاةَ وَالتَّسْلِيمَ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي كَانَ وَجْهَهُ يَتَلَا أَلَا كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ - (شفا، قاضی عیاض)

۳۸) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَشْرَفِ الصَّلَاةَ وَالتَّسْلِيمَ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ صَاحِبِ الْوَجْهِ الْأَنْوَرِ وَالْحَبِيبِ الْأَنْزَهَرِ (من الشائل)

۳۹) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَشْرَفِ الصَّلَاةَ وَالتَّسْلِيمَ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلَى آلِهِ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ (الترج)

لَا نَبِيَّ بَعْدَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا)

۴۰) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَأَشْرَفِ الصَّلَاةَ وَالتَّسْلِيمَ عَلَى حَبِيبِكَ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي قَالَ عَنْ نَفْسِهِ أَنَا خَاتَمُ

النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي” (الحديث الشريف)

(٣١) اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَشْرَفَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى حَبِيبِكَ
 سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى بَعْدَ
 مَا تُحِبُّ وَتَرْضَى وَكَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَكَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَكَلَّمَا
 ذَكَرُوا الذَّاكِرُونَ وَكَلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْعَافُونَ وَعَلَى آلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ وَأَنْوَابِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَنْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ

يَا مُحَمَّدُ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

طباعتِ دوم بعد نظر تاني ١٢ ربيع الاول ١٣١٢ هـ

لتر محمد سهيل مدنية منوره

”نعتیہ کلام“

قصائد و اشعار اور نعتیہ کلام میں چونکہ بعض اشعار ادب اور شریعی حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں، اسلئے تنبیہ شدت عشاق، جامع شریعت و طریقت علماء اور بدعات سے متفرق و محتاط حضرات کا کلام ہونا چاہیے۔ نمونہ کے طور پر اپنے بزرگوں کا نعتیہ کلام کچھ تشریح کے بعد تبرکاً یہاں درج کر کے رسالہ کو ختم کرتے ہیں۔ حضرت پیر سید محمد علی شاہ صاحب کو ٹروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

جاناں کہ جانِ جہان اکھاں	سہ اس صورت نون میں جان اکھاں
جس شان توں شانائے سب بنیاں	سیح اکھاں تے رب دی شان اکھاں
تو بہ، راہ کی؟ عین حقیقت دا	دے صورت راہ بے صورت دا
کوئی وریساں موتی لے تریاں	پر کم نہیں بے شوجھت دا
رہے وقت نزع تے روز حشر	ایہا صورت شالائیش نظر
سب کھڑیاں تھیں تہ کھڑیاں	وہج قبر تے پل تھیں جد ہوسی گزر

اسی طرح حضرت قاسم العلوم مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ فرماتے ہیں!

گناہ ہو دیں قیامت کو طاعتوں میں شمار	عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے
کہ لاکھوں مقرر تیں کم سے کہ پہ ہوں گی شمار	بیکیں گے اپنی اُمت کے جرم ایسے گراں

اور حضرت نانوتویؒ اللہ جل شانہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کمالات و کمال کے متعلق فرماتے ہیں

تو آئینہ ہے کمالات کب سربانی کا وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جب لہوہ دیدار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز تار

اور حضرت مفتی الہی بخش کاندھلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ ”ویر اللہ کے محبوب اور حبیب ہیں، محب جل شانہ کی غیرت نے گوارہ نہیں فرمایا کہ اپنے حبیب کا چورا حسن ظاہر فرمائیں (بعض عافین کا قول ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ستار کے حبیب ہیں، اور اگر ظاہر ہو جاتا تو لوگ دیکھنے کی تاب نہ لاسکتے، مر جاتے اور استفادہ مقصود نہ ہو سکتا)

اور حضرت گنگوہی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ!

ادنی مومن کے قلب کا نور (جو قلب اطہر کے نور کی ایک شعاع ہے) اگر ظاہر ہو جائے تو سورج ماند پڑ جائے (امداد السلوک) پھر نور محبت کے پورے ظہور پر انسانوں کا کیا حال ہوتا؟

منتخب اشعار

حضرت اقدس، عاشق برحق حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور مرتبہ کو جو کتاب وسنت سے ثابت ہے، اپنے تصیوہ بہار میں یوں بیان فرماتے ہیں:-

فلک پر عیسیٰ وادریس ہیں تو خیر سہی
 فلک پر سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
 نشا کر کیا کروں مفلح ہوں نام پر اسکے
 شتا کر اس کی فقط اور سب کو چھوڑ
 شتا کر اس کی فقط اگر حق سے کچھ لیا جاؤ
 الہی کس سے بیان ہو سکے شتا اس کی
 جو تو اسے نہ بتاتا تو سارے عالم کو
 کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی
 چراغ عقل ہے گل اس نور کے آگے
 مگر کرے مری روح القدس مدد گاری
 جو جبریل مدد پر ہوسکے کی میرے
 تو فخر کون و مکان زبده زمین وزمان
 خدا ترا، تو خدا کا حبیب اور محبوب
 تو بونے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبی
 حیات جہاں ہے تو، ہیں اگر وہ جان جہاں
 طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
 جہاں کے سارے کمالات ایک تھیں ہیں
 تو آئندہ ہے کمالات کبیر مائی کا
 پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی

زمین پر جلوہ نما ہیں محمد مختار
 زمین پر کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
 فلک سے عقیدت نیا نوں نے اگر وہ ادھار
 کہاں کا سبزہ کہاں کا چین، کہاں کی بہار
 تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ کرکار
 کہ جس پر ایسا تری ذات خاص کا ہوسیار
 نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنتھار
 کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ و زار
 زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
 تو اس کی مدح میں میں بھی کروں قلم اشعار
 تو آگے بڑھ کے کہوں لیے جہاں کے سزار
 امیر شکر تغیب راں سنہ ابرار
 خدا ہے آپ کا عاشق، تم اس کے عاشق زار
 تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمس نہار
 تو نور دیدہ ہے، گر ہیں وہ دیدہ بیدار
 بجا ہے کہئے اگر تم کو مبداء الآثار
 ترے کمال کسی میں نہیں مگر دوچار
 وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار
 ہوئے ہیں مجھ و واسے بھی اس جگہ ناچار

کریں ہیں اُمتی یعنی کا یا نبی اقسار
 تمہارا ایسے حسد لا آپ طالبِ دیدار
 کہیں ہوئے ہیں زمیں آسمان بھی ہموار
 وہ دلربائے زلیخا تو شاہد ستار
 نہ جانا کون کچھ بھی کسی نے جز ستار
 خدا غمخور تو اس کا جیب اور اختیار
 گناہ ہو دیں قیامت کو طاعتوں میں ستار
 کہ لاکھوں مغفرتیں کہے کم ہو گی ستار
 بشرگناہ کریں اور ملائکہ استغفار
 اگر گناہ کو ہے خوف غصہ تہوار
 پرتیرے نام کا لگنا مجھے ہے عز و وقار
 تو سرورِ دو جہاں میں کیمینہ خدایتگار
 نہیں ہے قائم سیکس کا کوئی حامی کار
 کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
 بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار
 کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار
 جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہو دوسے بیڑہ پار
 کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
 جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی حشر تہا ہار

جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے
 خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ
 کہاں بلندی طور اور کہاں تری حیرتِ حلاج
 جمال کو ترے کب پہنچے حسنِ یوسف کا
 رہا جمال پرتیرے حجابِ بشریت
 سما سکتے تری خلوت میں کب نبی و ملک
 عجب نہیں تری خاطر سے تیری اُمت کے
 بکلیں گے آپ کی اُمت کے جرم ایسے گراں
 ترے لحاظ سے اتنی تو ہو گئی تخفیف
 تمہارے حرفِ شفاعت پر عفو ہے عاشق
 لگے ہے سگ کو ترے گمے نام سے کو عیب
 تو بہترین جملائیں بدترین جہاں
 مدد کر لے کریم احمدی کہ تیرے سوا
 دیا ہے جس نے تجھے سب سے تہربہ عالی
 جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
 ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں تھر کا جگر
 رجا و خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ
 امیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ
 بس اب سرود پڑھو اس پر اور اس کی آل پہ تو

اَللّٰہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج
 وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

غزلِ نعتیہ

سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر ملی رحمۃ اللہ علیہ

ذرا چہرے سے پرے کو امٹاؤ یا رسول اللہ
 امٹا کر زلفِ اقدس کو ذرا چہرہ مبارک سے
 پیسا سا ہے تمہارے شربتِ دیدار کا عالم
 چھپیں نچھلت سے جا کر پردہ مغرب میں ماہِ وجود
 یقین ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا
 ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت بڑوا
 کرم فرماؤ تم پر اور کرو حق سے شفاعت تم
 مشرف کر کے مجھ کو کلمہ طیب سے اپنے تم
 کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نوانی
 شفیق عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکساں ہو تم
 خدا عاشق تمہارا اور ہو محبوب تم اس کے
 مجھے بھی یاد رکھیو ہوں تمہارا امتی عاصی
 اگر چہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں
 جہا زامت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھوں

مجھے دیدار تک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ
 مجھے دیوانہ اور وحشی بناؤ یا رسول اللہ
 کرم کا اپنا ایک پیالہ پلاؤ یا رسول اللہ
 گر اپنے حسن کا جلوہ دکھاؤ یا رسول اللہ
 جو میدان میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ
 مرے اب حال پر تم رحم کھاؤ یا رسول اللہ
 ہمارے جرم و عصیاں پر نہ جاؤ یا رسول اللہ
 پھر اب نظروں سے اپنی مت گراؤ یا رسول اللہ
 مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
 تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ
 ہے ایسا مرتبہ کس کا سناؤ یا رسول اللہ
 گنہگاروں کو جب تم بخشواؤ یا رسول اللہ
 تم اب چاہو مینساؤ یا لراؤ یا رسول اللہ
 بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ

پھنسا ہوں جس طرح گردابِ غم میں ناخدا ہو کر
 مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ

نعتیہ اشعار

حضرت مولانا مفتی الہی بخش کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

يَا شَفِيحَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِي
 لَيْسَ لِي مَدْجًا سِوَاكَ اِغْثْ
 عَشِيَّتِي الدُّهْرِيَا بِنَ عِنْدِ اللَّهِ
 لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَلَدِي
 جُدْ بِلِقْيَاكَ فِي الْمَنَامِ وَكُنْ
 أَنْتَ عَافٍ أَبْرَحَ خَلْقِ اللَّهِ
 رَحْمَةً لِلْعِبَادِ قَاطِبَةً
 لَيْسَتْ لِي كُنْتُمْ تُرَبِّ طَيِّبَتِكُمْ
 فَأَصَلِّ عَلَيْكَ يَا سَلِيمُ
 يَعْدَادُ الرَّمَالِ وَالْأَنْفَاسِ
 وَعَلَى الْأَذَلِّ كَلِمَتُهُمْ أَبَدًا
 أَنْتَ فِي الْإِصْطِرَارِ مُعْتَمِدِي
 مَسْنِيَّ الصُّرُوسِيْدِي سَنَدِي
 كُنْ مُغِيثًا فَأَنْتَ لِي مَدْدِي
 بِيَدِ حَيْكَ فَهُوَ لِي عَتَدِي
 مِنْ عَمَامِ الْعُغُومِ مُلْتَحِدِي
 سَايَرًا لِلذُّنُوبِ وَالْفَنَدِ
 وَمَقِيلِ الْعِشَارِ وَاللَّدَدِ
 بَلْ خُصُومًا تِكْلِي ذِي أَوْجِ
 فَالْتَحَمْتُ النَّعَالَ ذَاكَ قَدِي
 مُتَّحِفًا عِنْدَ حَضْرَةِ الْقَمَدِ
 وَالنَّبَاتِ الْكَثِيرِ مُنْتَضِدِ
 بِالِغَا عِنْدَ مُنْتَهَى الْأَمَدِ

ترجمہ از حضرت حکیم الامت مہا نومی رحمۃ اللہ علیہ

دستگیری کیجئے میرے نبی
 جسز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
 ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف
 کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس
 میں ہوں بس اور آپ کا دریا رسول
 خواب میں چہرہ دکھا دیجئے مجھے
 کش کش میں تم ہی ہو میرے ولی
 فوج کلفت مجھ پہ آغالب ہوئی
 اے مرے مولا خبر لیجئے میری
 ہے مگر دل میں محبت آپ کی
 ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
 اور مرے علیوں کو کر دیجئے نضی

درگذر کرنا خطا و عیب سے
 سب خلائق کے لئے رحمت ہیں آپ
 کاش ہو جاتا مدینہ کی میں خاک
 آپ پر ہوں رحمتیں بے انتہا
 جس قدر دنیا میں ہے ریت اور ماس
 اور تمہاری آل پر اصحاب پر
 تا بقائے عمر دارا خسروی

(نثر الطیب)

محمد اقبال
 مدنیہ منورہ ۲۳-۹-۱۹۱۵ء

بشارت

إِبْرًا إِلَىٰ كُلِّ حَيْثُ مِنْ مَحَبَّتِهِ
وَوَثِقَ بِحَيْثُ رَسُولِ اللَّهِ وَأَتَمَّ

”ہر محبوب کی محبت سے دست بردار ہو کر حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ اُفت استوار کر اور اسی پر بھروسہ کر۔“

هُوَ الَّذِي حُبُّهُ قَوْمٌ وَ مَكْرَمَةٌ
وَحُبُّهُ آيَةُ الْإِيمَانِ فَأَتَمِّمْ

”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کامیابی، عزت و کرامت اور علامت

ایمان ہے، اس کی تکمیل کر۔“

وَحُبُّهُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى لَا انفِصَامَ لَهَا

وَلَا انفِصَامَ لِحَبْلِ مِنْهُ مُتَّصِلٍ

”اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وہ مضبوط رسی ہے جو

ٹوٹ نہیں سکتی اور جو رشتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو

وہ اٹوٹ ہے۔“

يَا حَبْدًا حُبُّهُ النَّسْ لِمَنْ فَرِدِ

ذُخْرٌ لِمَدَّ خَيْرٌ زَادَ لِمُنْتَقِلِ

”سُبْحَانَ اللَّهِ آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت انسان کے لئے

سامانِ اُنسیت ہے ذخیرہ اندوز کے لئے بہترین ذخیرہ اور عازم

سفر (آخرت) کے لئے توشہ ہے۔“

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ اشْكُرْ لِقَائِهِ
وَذَاكَ وَعَدُّ بِالْأَخْفِ وَلَا خُطْلَ

”اُس ذاتِ عالی کا احسان سمجھیں نے فرمایا: آدمی اُس کے
ساتھ ہوگا جس سے محبت کی قطعی وعدہ جس میں کوئی دغدغہ نہیں۔“
أُحِبُّهُ وَلِذَا أَرَجُوا شَفَاعَتَهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ مِنَ الْمَحْبُوبِ فِي أَمَلٍ
”مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اس بنا پر آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ محب کو محبوب سے امید ہوتی ہے۔“
سِينُ السَّلَامِ لَهَا الْأَسْنَانُ بِاسْمَةٍ

فَأَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّ السِّينِ لِلْقَبْلِ
”سین سلام کے دانت کھل رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس سین
کے دانتوں کو ہمیشہ مسکاتا رکھے۔“

شُغْلُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَالسَّلَامِ كَفَى
فَبَارَكَ اللَّهُ لِي فِي ذَلِكَ الشُّغْلِ
”آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا شغل کافی ہے
اللہ تعالیٰ میرے اس شغل میں برکت دے۔“

يَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى نَبِيِّكَ طَهُ سَيِّدِ الرُّسُلِ
”اے اللہ! ہمیشہ ہمیشہ صلوة و سلام نازل فرما، اپنے نبی طہ
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر۔“

یاوِذُوذُ

عاشقانِ نبیؐ و خاتونِ حبیبہؑ اور دیگر صحابہؓ
کے لیے حدیث شریفہ کے پچاس (۴۰)

دُرُودِ وِسلام

کا مقبول و طیف

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم



عصر حاضر کی اہم ضرورت

روٹھے ہوئے خستہ خراب حالوں کو

محبت کے اشارے

اور ناز والوں سے بیزاری و بے نیازی

☆ جو ☆

پانچ جمال اور ایک منزل پر مشتمل ہے

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم